

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

خلاصہ قرآن

Summary of Qur'an

Part -2

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Telephone: +44 7853099327

www.hafizsajjad.com

پارہ - 2

قرآن مجید کا دوسرا پارہ سورہ البقرہ آیت 142 تا 252 پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

پہلا رکوع: سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّيْنَاهُمْ عَنْ قِبَلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا۔۔ (البقرہ-142)

اس رکوع میں قبلہ کی تبدیلی کے احکامات، ہدایت کیلئے زمان و مکان کی قید نہیں، ہدایت کا اصول، امت مسلمہ ایک معتدل امت ہے، امت مسلمہ کی ذمہ داریاں، دعوت و تبلیغ، تحویل قبلہ اور تحویل امامت، قبلہ کی تبدیلی امتحان کیلئے تھی، تحویل قبلہ اور مقام مصطفیٰ (فلنولينك قبلته ترضاهما)۔

ہدایت روئے زمین پر کہیں پر بھی مل سکتی ہے

قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اے نبی! ان سے کہو مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ (البقرہ-142)

East and West both are Allah's creation

Say, 'O Prophet, ' The east and west belong to Allah. He guides whoever He wills to the Straight Path.

مشرق اور مغرب دونوں اللہ کی تخلیق ہیں۔

حدیث: جعلت لی الارض مسجداً و طهوراً۔ میرے لئے (یعنی میری امت کیلئے) پوری روئے زمین پاک صاف، مسجد بنا دی گئی۔

روئے زمین کا کوئی حصہ ناپاک نہیں۔ پوری زمین پاک ہے اور سجدہ، نماز کیلئے موزوں ہے۔

دین اسلام میں ہدایت کیلئے مکان کی قید نہیں لگائی گئی۔

ابو جہل مکہ کا باشندہ ہونے کے باوجود ہدایت سے محروم رہا۔

عبداللہ بن ابی مدینے کا رہائشی اور بظاہر مسجد نبویؐ کا نمازی مگر حقیقی ایمان سے محروم رہا۔

اس آیت کی مزید تشریح ولله المشرق و المغرب: سورة البقرہ-115 میں گذر چکی ہے۔

امت مسلمہ امت وسط یعنی اعتدال والی امت ہے

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا۔

اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک معتدل امت بنایا ہے۔ (البقرہ-143)

Moderate and Balanced Community

And We have made you a moderate and balanced community...

(2:143)

دوسرے مقام پر فرمایا: لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ۔ اپنے دین کے معاملے میں حد سے آگے نہ بڑھو، غلو سے کام نہ لو۔ (النساء-171)

Do not show excessiveness in your religion. (4:171)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کی امت کو اُمّتِ وَسَطٍ کا لقب عطا فرمایا ہے۔ 'وسط' کے معنی ہیں عقیدہ و عمل میں اعتدال، میانہ روی اور توازن پر قائم رہنے والا، جو غلو اور افراط و تفریط سے پاک ہو۔ اس کے برعکس انتہا پسندی وہ روش ہے جو راہ اعتدال کی ضد ہے۔

راہ اعتدال، اسلام کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ اس کو 'توازن' کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ اعتدال و توازن کے اس مفہوم و معنی کی روشنی میں اسلام کی ہر تعلیم اور ہر حکم میں اعتدال موجود ہے۔ اسلام عقیدہ و نظریہ، عبادات و شعائر، اخلاق و آداب اور قانون و نظام میں معتدل ہے۔

ایک صالح معاشرے کی پہچان، اس میں بسنے والے افراد کا وہ رویہ اور طرز عمل ہوتا ہے، جس میں اعتدال و توازن، انسانی ہمدردی، انسانی حقوق کا احترام اور بالخصوص جان، مال اور عزت و عصمت کا تحفظ پایا جائے۔

مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر عدل و انصاف، توسط اور میانہ روی کی خوبیوں سے متصف ہونے چاہئیں۔

حدیث: خیر الامور اوساطہا۔ ہر معاملے میں اعتدال کی راہ بہترین ہے۔

حدیث: حسن سیرت (نیک چال چلن)، بردباری اور میانہ روی نبوت کے اجزائیں سے 24 واں حصہ ہے۔ (ترمذی)

فریضہ دعوت و تبلیغ اور شہادت حق یعنی حق کی گواہی

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔۔۔ (البقرہ-143)

اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک معتدل امت بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔ (البقرہ-143)

Responsibility of Da'wah and Witness over Mankind

And We have made you a moderate and balanced community so that you may be witnesses over humanity and that the Messenger may be a witness over you. (2:143)

This verse explains the role and responsibility of this Ummah is to bear witness unto mankind by conveying the message (Da'wah).

اللہ مہربان ہستی

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ۔

اللہ انسانوں کے ساتھ نرمی اور رحمدلی کا معاملہ فرماتے ہیں۔ (البقرہ-143)

Truly, Allah is full of kindness, the Most Merciful towards mankind. (2:143)

قبلہ کی تبدیلی

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ۔

(اے محمد ﷺ) ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب آپکو ہم اس قبلہ کی طرف متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں۔ آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔ اور بے شک وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے یقیناً جانتے ہیں کہ وہی حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور اللہ ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ (البقرہ-144)

Changing the Direction of Prayer

Indeed, We see you 'O Prophet' turning your face towards heaven. Now We will make you turn towards a direction 'of prayer' that will please you. So, turn your face towards the Sacred Mosque — wherever you are, turn your faces towards it. Those who were given the Scripture certainly know this to be the truth from their Lord. And Allah is never unaware of what they do. (2:144)

For about sixteen months after daily prayers became obligatory, Muslims used to face towards Jerusalem before the order came to face a new Qibla (direction of prayer)—the Sacred Mosque in Mecca. Change of Qibla was actually a **symbol of Change of Leadership**.

تحويل قبلہ اور تحويل امامت

قبلہ کی تبدیلی امتحان کیلئے تھی

تحويل قبلہ اور مقام مصطفیٰ۔

فَلَنُؤَيِّنَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا

ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ (البقرہ-144)

Prophet's desired direction of Prayer

Now We will make you turn towards a direction 'of prayer' that will please you. (2:144)

قبلہ کی ضرورت کیوں؟

Why is a specific direction required during prayer?

بندگی اور عبادت میں یکجہتی کیلئے اسلام نے کئی اصول وضع کیے۔ مخلوق انسانی کو بے شمار خداؤں کی بندگی سے ہٹا کر صرف ایک خدا کے درپر لے آنا وحدت اور یکجہتی کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ نماز میں بلا تفریق رنگ و نسل شاہ و گدا کو ایک ہی صف میں کھڑا کر کے مساوات کی بہترین مثال پیش فرمادی۔ حج مساوات انسانی کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔

قبلہ کی سمت مقرر کرنے میں ایک بھی ایک حکمت یہ تھی کہ مسلمانوں کو اجتماعی زندگی کے آداب سکھائے جائیں۔ اجتماعیت کا سب سے بڑا بنیادی اصول افراد کی وحدت اور یکجہتی ہے۔ یہ وحدت اور یکجہتی جتنی زیادہ قوی ہوگی اتنی ہی اجتماعیت مستحکم اور مضبوط ہوگی۔

انفرادیت اور تشنت اجتماعی نظام کے لئے زہر قاتل ہوتا ہے۔

قبلہ کے لفظی معنی ہیں سمت توجہ یعنی جس طرف رخ کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ ایک بندہ مومن کا رخ ہر عبادت میں صرف ایک اللہ وحدہ لا شریک لہ کی طرف ہی ہوتا ہے اور اس کی ذات پاک مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی قیدوں اور سمتوں سے بالاتر ہے وہ کسی خاص سمت میں نہیں۔

لیکن اگر قبلہ کی سمت مقرر نہ کی جاتی تو اس کا اثر طبعی طور پر یہ ہونا تھا کہ کوئی عبادت کرنے والا کسی خاص رخ کا پابند نہ ہوتا جس کا جس طرف جی چاہتا نماز میں اپنا رخ اس طرف کر لیتا اور ایک ہی نماز باجماعت میں کسی کا رخ شمال کی طرف اور کسی کا جنوب کی طرف ہوتا جس سے وحدت اور یکجہتی قائم نہ رہتی۔ اس مقصد کیلئے قبلہ کی سمت متعین کی گئی کہ ہر نماز میں جسم کعبہ کی طرف اور دل رب کعبہ کی طرف ہو۔

دوسرا رکوع: وَلِكُلِّ وَّجْهَةً هُوَ مُؤْتِيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ۔۔۔ (البقرہ۔ 148)

اس رکوع میں مسابقت الی الخیرات کی تاکید: فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ، تحویل قبلہ کے مزید احکامات، خشیت الہی کی تلقین، صرف اللہ سے ڈرنے کا حکم، دعاء ابراہیم کا جواب، رسول اکرم کی بعثت کے اہم مقاصد، بعثت رسول اور قرآن جیسی نعمتوں کا شکر کرنے کی تاکید، اللہ کو یاد کرنے کا حکم، اللہ کا شکر ادا کرو، کفران نعمت نہ کرو۔

مسابقت الی الخیرات یعنی نیک کاموں میں جلدی کرنا

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

پس تم نیکیوں کی طرف پیش قدمی کیا کرو۔ (البقرہ۔ 148)

So, hasten towards all that is good. (2:148)

مسابقت فی الخیرات سے مراد نیک کاموں کو پہلی فرصت میں ادا کرنا ہے۔ عبادت اور نیک اعمال میں بلاوجہ تاخیر کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ بعض اوقات اس کے ٹالنے اور تاخیر کرنے سے توفیق سلب ہو جاتی ہے۔ حج کرنے میں جلدی کرنا، زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر نہ کرنا۔

بعض فقہاء نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ ہر نماز کو اول وقت میں پڑھنا افضل ہے۔ البتہ جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کو پسند فرمایا ان میں تاخیر مستحب ہے (مثلاً عشاء کی نماز)۔

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ انّ اللہ علی کل شیء قدير۔ البقرہ-148

دنیا میں جہاں بھی ہو نماز کے وقت قبلہ رو ہو جاؤ

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ۔

تمہارا گزر جس مقام سے بھی ہو، وہیں اپنا رخ (نماز کے وقت) مسجد حرام کی طرف پھیر دو، بے شک یہ (تبدیلی قبلہ) آپ کے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور اللہ تم لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ (البقرہ-149)

Wherever you are, turn your face towards the Sacred Mosque. This is certainly the truth from your Lord. And Allah is never unaware of what you 'all' do. (2:149)

قرآن مجید میں قبلہ کا حکم الفاظ کے معمولی رد و بدل سے **تین بار** آیا۔ امام فخر الدین رازی نے اس کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ پہلا **حکم** تو ان کے لیے ہے جو کعبہ کو دیکھ رہے ہیں (مثلاً مسجد حرام میں نماز پڑھنے والے)۔ **دوسرا حکم** ان کے لیے ہے جو مکہ میں ہیں لیکن کعبہ ان کے سامنے نہیں۔ **تیسرا حکم** ان کیلئے ہے جو مکہ کے باہر روئے زمین پر کسی بھی جگہ موجود ہیں۔ مکہ سے باہر والوں کیلئے صرف کعبہ کی **سمت ہی کافی** ہے۔

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ وما اللہ بغافل عما تعملون البقرہ-149

بعثت رسول کے مقاصد

ذکر اور شکر

فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْا۔

سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو۔ (البقرہ-152)

Therefore, remember Me. I will remember you, and be grateful to Me, and never be ungrateful to Me. (2:152)

ذکر اللہ کے فضائل

اللہ کے ذکر کی یہی ایک فضیلت کچھ کم نہیں ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے یاد فرماتے ہیں۔ حضرت معاذ نے فرمایا کہ انسان کا کوئی عمل اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے میں ذکر اللہ کے برابر نہیں اور ایک حدیث قدسی بروایت ابو ہریرہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میرے ذکر میں اس کے ہونٹ ملتے رہیں۔

ایک حدیث قدسی میں ہے جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جو مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے میں بھی اسے اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ مسند احمد میں ہے کہ وہ جماعت فرشتوں کی ہے۔

ایک اور حدیث قدسی میں ہے کہ جو شخص میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھاتا ہوں اور اگر تو اے بنی آدم میری طرف ایک ہاتھ بڑھائے گا میں تیری طرف دو ہاتھ بڑھاؤں گا اور اگر تو میری طرف چلتا ہو آئے گا تو میں تیری طرف دوڑتا ہوا آؤں گا۔

تیسرا رکوع: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔ (البقرہ-153)

اس رکوع میں صبر، نماز، ثابت قدمی کا حکم دیا گیا، ایمان اور آزمائش لازم و ملزوم ہیں، مصیبت اور پریشانی کی دعا (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ)، حج اور عمرہ کے کچھ احکامات، رضا کارانہ خدمات کی فضیلت و اہمیت، دینی احکامات کو چھپانے کی مذمت، علم دین کا اظہار اور پھیلانا واجب اور اس کا چھپانا حرام ہے، کتمان حق یعنی حق اور سچائی کو چھپانے کی ممانعت، توبہ اور اصلاح کر لینے والے اس وعید سے مستثنیٰ ہیں۔ توحید کا دو ٹوک اعلان (الہکم الہ واحد۔۔۔)

صبر اور نماز

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ البقرہ-153

O you who have believed! Seek comfort in patience and prayer. Allah is truly with those who are patient. (2:153)

مصائب اور آزمائشوں کا مقابلہ ایمان اور صبر کے ساتھ،

انسان کی دو ہی حالتیں ہوتی ہیں آرام اور راحت (نعمت) یا تکلیف و پریشانی۔

اس آیت میں یہ ہدایت ہے کہ انسان کی تمام ضروریات کے پورا کرنے اور تمام آفات و مصائب اور تکالیف کو دور کرنے کا نسخہ اکسیر دو جزء سے

مرکب ہے ایک صبر دوسرے نماز۔

مصیبت اور پریشانی میں کیا کرنا چاہیے؟

قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَأِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔ (البقرہ-155-156)

when faced with a disaster, say, "Surely to Allah we belong and to Him we will 'all' return.

مصیبت اور پریشانی میں کیا کیا جائے؟

حدیث: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو بھی کوئی مصیبت لاحق ہوئی اور اس نے یہ

کلمات پڑھے: **إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أَجْرِنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا۔**

ہم سب اللہ کے لئے ہیں، اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں، یا اللہ! مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلہ میں اس سے اچھی نعمت

عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اسے نعم البدل عطاء فرمائے گا۔ صحیح مسلم

حدیث: ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ پریشانی کی حالت میں یہ دعا پڑھتے تھے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ**

الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

اللہ صاحب عظمت اور بردبار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور

زمینوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔ بخاری

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إذا مات ولد العبد، قال الله لملائكته: قبضتم ولد عبدي؟ فيقولون: نعم، فيقول: قبضتم ثمرة فؤاده؟ فيقولون: نعم، فيقول: فماذا قال عبدي؟ فيقولون: حمدك، واسترجع، فيقول الله تعالى: ابنوا لعبدي بيتاً في الجنة، وسموه: بيت الحمد۔

جب کسی کی اولاد فوت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ملک الموت سے دریافت فرماتا ہے تو نے میرے بندے کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اس کے کلیجہ کا ٹکڑا چھین لیا۔ بتاؤ اس مصیبت پر اس نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں اے اللہ! اس بندے نے تیری حمد کی اور انا اللہ پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (ترمذی)

مصائب اور مشکلات میں آسانی کی دعا:

اللهم لا سهل الا ما جعلته سهلاً، وانت تجعل الحزن اذا شئت سهلاً۔

اے اللہ! نہیں کوئی کام آسان مگر وہی جسے تو آسان کر دے اور جب تو چاہتا ہے غم کو آسان کر دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان۔ 2427)

مایوسی گناہ ہے

حالات جیسے بھی ہوں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ انسان ہر حال میں اللہ کے فضل و کرم کا امیدوار رہے۔ **رضا بالقضا** ایک بندہ مومن کا شیوہ ہے۔ حدیث کے مطابق برے حالات میں اچھے حالات کا انتظار کرنا **بہترین عبادت** ہے۔

اللہ تعالیٰ بعض دفعہ جب کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں سے دکھ اور پریشانی کا **شاک** دیتے ہیں۔ دکھ کی بھٹی سے نکل کر انسان دوسرے کیلئے نرم پڑ جاتا ہے پھر اس سے نیک اعمال خود بخود اور بخوشی سرزد ہونے لگتے ہیں۔ ایک حدیث مبارکہ کے اندر فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ اپنے کسی بندے کو اعلیٰ مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں مگر اس کی نیکیاں اس کیلئے کافی نہیں ہوتی۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے دکھ اور پریشانی کی صورت میں کسی **آزمائش** میں مبتلا کرتے ہیں جس میں وہ سرخرو ہوتا ہے اور اس کا مقام اور مرتبہ اللہ کے ہاں بہت بڑھ جاتا ہے۔

اللہ سے مشکل اور پریشانیوں سے **نجات کی دعا** کرتے رہنا چاہئے اور **تدابیر** میں بھی مشغول رہے۔ دعا کا حکم اس لئے ہے کہ تدبیر میں بغیر دعا برکت نہیں ہوتی۔

استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

صدقہ کو معمول بنایا جائے کہ صدقہ مصیبتوں، حوادث اور پریشانیوں کو نالتا ہے۔ (حدیث: الصدقۃ رد البلاء)

کسی مصیبت اور پریشانی کی وجہ سے دوسرے احکام دین میں سستی اور کوتاہی بھی نہیں کرنی چاہئے۔

کسی دوسرے کی مصیبت اور پریشانی پر خوش بھی نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ اسے پریشانی سے نکال کر ہمیں اس میں مبتلا کرنے پر قادر ہے۔

حدیث کے اندر آتا ہے: لا تظهر الشماتۃ لاختیک، فیرحمہ اللہ و یتلیک۔ اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ

اللہ اس پر رحم فرمادیں گے اور تمہیں کسی آزمائش یا مصیبت کے اندر مبتلا کر دیں گے۔

مصیبت اور پریشانی میں دوسروں کی مدد

مصیبت اور پریشانی میں کسی کی مدد کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ حدیث کے مطابق جو کسی دوسرے کی پریشانی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکالیف میں سے اس کی کسی تکلیف کو دور فرمادیں گے۔

مصیبت اور پریشانی کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ پڑھنے والوں کیلئے اجر عظیم

أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ۔

یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے۔ اور یہی سیدھے راستے پر ہیں۔ (البقرہ-157)

Great reward for people who show patience in testing times

They are the ones who will receive Allah's blessings and mercy. And it is they who are 'rightly' guided. (2:157)

مناسک حج۔ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۗ

یقیناً صفا اور مروہ، اللہ کی نشانوں میں سے ہیں لہذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے

درمیان سعی کر لے۔ (البقرہ-158)

Ritual of Pilgrimage: Walk between two hills

Indeed, 'the hills of' Safa and Marwa are among the symbols of Allah. So, whoever performs the pilgrimage or minor pilgrimage, let them walk between 'the two hills'.

صفا اور مروہ مسجد حرام کے قریب دو پہاڑیاں ہیں، جن کے درمیان سعی کرنا ان مناسک حج میں سے تھا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو سکھائے تھے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی حج اور عمرہ کا ایک اہم رکن ہے۔

رضا کارانہ خدمات

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔

اور جو برضا اور غبت کوئی بھلائی کا کام کرے گا، اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔ (البقرہ-158)

Voluntary Work

And whoever volunteers good, Allah is truly Appreciative, All-Knowing. (2:158)

ستمان آیات الہی اور ستمان حق یعنی اللہ کے احکامات اور حق، سچ کو چھپانا بہت بڑا گناہ ہے۔ ان الذین کیتمون ما انزلنا۔۔ (بحوالہ البقرہ-آیت

(159)

Hiding the Divine Guidance and Truth

Those who hide the clear proofs and guidance that We have revealed—after We made it clear for humanity in the Book—will be condemned by Allah and 'all' those who condemn. (2:159)

علم دین کا اظہار اور پھیلانا واجب اور اس کا چھپانا سخت حرام ہے۔

اللہ کی آیات (دین) کو چھپانے سے کیا مراد ہے؟

حدیث: من سئل عن علم یعلمہ کلمتہ الحجۃ اللہ یوم القیامۃ بلجام من النار۔

حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص دین کے کسی حکم کا علم رکھتا ہے اور اس سے وہ حکم دریافت کیا جائے اگر وہ اس کو چھپائے گا تو قیامت والے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔ (رواہ ابو ہریرہ و عمر بن العاص اخرجہ ابن ماجہ)

علم کو چھپانے کی یہ سخت وعید انہیں علوم و مسائل کے متعلق ہے جو قرآن و سنت میں واضح بیان کئے گئے ہیں اور جن کے ظاہر کرنے اور پھیلانے کی ضرورت ہے۔ وہ باریک اور دقیق مسائل جو عوام نہ سمجھ سکیں بلکہ خطرہ ہو کہ وہ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جائیں گے تو ایسے مسائل و احکام کا عوام کے سامنے بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے اور وہ کتمان علم کے حکم میں نہیں ہے۔ آیت مذکورہ میں لفظ **من الیمنات والھدیٰ** سے اسی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ ایسے ہی مسائل کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ تم اگر عوام کو ایسی حدیثیں سناؤ گے جن کو وہ پوری طرح نہ سمجھ سکیں تو ان کو فتنہ میں مبتلا کر دو گے (قرطبی)

اسی طرح صحیح بخاری میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے: **کلموا الناس علی قدر عقولہم۔۔۔ لوگوں سے ان کی عقل و فہم کے مطابق بات کیا کرو، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تکذیب کر دیں۔**

کیونکہ جو بات عام لوگوں کی سمجھ سے باہر ہوگی ان کے دلوں میں اس سے شبہات و خدشات پیدا ہوں گے اور ممکن ہے کہ اس سے انکار کر بیٹھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ مخاطب کے حالات کا اندازہ لگا کر کلام کرے، ایسے مسائل بیان ہی نہ کرے جو مخاطبین کو غلط فہمی میں مبتلا کر دیں۔

اس آیت سے ایک اہم نکتہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس کو خود صحیح علم حاصل نہیں اس کو مسائل و احکام بتانے کی جرأت بھی نہیں کرنی چاہئے۔ حضرت ابو ہریرہ (رض) فرماتے ہیں اگر قرآن کی یہ آیت نہ ہوتی تو میں ایک حدیث بھی بیان نہ کرتا۔ (بخاری)

اس سے ملتے جلتے کئی اور اقوال بھی صحابہ کرام سے منقول ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام احادیث نبوی کو آیات الہی کی طرح دین کا حصہ سمجھتے تھے۔

توبہ اور اصلاح کرنے والوں کیلئے مغفرت اور اجر عظیم

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُّوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

البتہ جو لوگ توبہ کر لیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں اور جو کچھ چھپاتے تھے، اُسے بیان کرنے لگیں، اُن کو میں معاف کر دوں گا اور میں توبہ

قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔ (البقرہ۔ 160)

Great reward for those who repent and mend their ways

As for those who **repent, mend their ways, and let the truth be known**, they are the ones to whom I will turn 'in forgiveness', for I am the Acceptor of Repentance, Most Merciful. (2:160)

معبود واحد

وَالْهَكْمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ-

تمہارا معبود حقیقی ایک ہی ہے، وہی رحمان بھی ہے اور رحیم بھی۔ البقرہ-163

Your God is One

Your God is 'only' One God. There is no god 'worthy of worship' except Him—the Most Compassionate, Most Merciful. (2:163)

چوتھارکوع: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ-- (البقرہ-164)

اس رکوع میں تخلیق کائنات میں غور و فکر اور تدبر کی دعوت، توحید ربوبیت، دعوت توحید، محبت الہی، بعض لوگ غیر اللہ سے اتنی محبت کرتے ہیں جتنی اللہ سے ہونی چاہئے، سچے اہل ایمان اللہ سے حقیقی محبت رکھتے ہیں، دنیا میں جن کی پیروی کی گئی آخرت میں ان کا اعلان بیزاری، مذہبی پیشواؤں کا اپنے مقتدیوں سے اعلان براءت، حسرتیں اور عذاب جہنم۔

تخلیق کائنات میں غور اور تدبر

Reflection on the Universe

اہل عقل کیلئے نشانیاں

یہ آیت (البقرہ-164) اس لحاظ سے بڑی جامع ہے کہ کائنات کی تخلیق اور اس کے نظم و تدبیر کے متعلق سات اہم امور کا اس میں یکجا تذکرہ ہے جو کسی اور آیت میں نہیں۔

1- آسمان اور زمین کی تخلیق جن کی وسعت و عظمت محتاج بیان نہیں۔

- 2- رات اور دن کا یکے بعد دیگرے آنا، دن کو روشنی اور رات کو اندھیرا کر دینا تاکہ کاروبار معاش بھی ہو سکے اور آرام بھی۔ پھر رات کا لمبا اور دن کا چھوٹا ہونا اور پھر اس کے برعکس دن کا لمبا اور رات کا چھوٹا ہونا۔
- 3- کشتیوں اور جہازوں کا چلنا، جن کے ذریعے سے تجارتی سفر بھی ہوتے ہیں اور ٹنوں کے حساب سے سامان رزق و آسائش ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔
- 4- بارش جو زمین کی شادابی و روئیدگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔
- 5- ہر قسم کے جانوروں کی پیدائش، جو نقل و حمل، کھیتی باڑی اور جنگ میں بھی کام آتے ہیں اور انسانی خوراک کی بھی ایک بڑی مقدار ان سے پوری ہوتی ہے۔
- 6- ہر قسم کی ہوائیں ٹھنڈی بھی گرم بھی، مرطوب بھی، غیر مرطوب بھی، مشرقی مغربی بھی اور شمالی جنوبی بھی۔ انسانی زندگی اور ان کی ضروریات کے مطابق۔
- 7- بادل جنہیں اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے، برساتا ہے۔

یہ سارے امور کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت نہیں کرتے، یقیناً کرتے ہیں۔ کیا اس تخلیق میں اور اس نظم و تدبیر میں اس کا کوئی شریک ہے؟ نہیں۔ یقیناً نہیں۔ تو پھر اس کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود اور حاجت روا سمجھنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

پانچواں رکوع: يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَلًا طَيِّبًا۔۔۔ (البقرہ-168)

اس رکوع میں حلال اور پاکیزہ رزق کھانے کا حکم، شیطانی راستوں (مثلاً بے حیائی اور برائیوں) سے بچنے کی تاکید، آباؤ اجداد کی اندھی تقلید سے اجتناب، پاکیزہ روزی کا حصول اور اللہ کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا گیا، حرام اشیاء کو نام لیکر حرام قرار دیا گیا، البتہ حالت اضطرار اور شدید مجبوری میں جان بچانے کی غرض سے حرام اشیاء کو بقدر ضرورت استعمال کرنے کی اجازت بھی دی گئی۔ آخری آیات میں دین فروشی کی مذمت بیان کی گئی۔

حلال و حرام کا تصور

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَلًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ۔

لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطانی راستوں کی پیروی نہ کرو۔ (البقرہ۔168)

O humanity! Eat from what is lawful and good on the earth and do not follow Satan's footsteps. He is truly your sworn enemy. (2:168)

دنیا کی تمام چیزیں اصلاً حلال ہیں سوائے ان کے جن کو حرام کیا گیا۔

In principle, everything is Halal (permissible) except those which are (Haram) prohibited.

دنیا کی تمام چیزوں میں اصل یہ ہے کہ وہ انسان کیلئے حلال و جائز ہیں کیونکہ وہ انسان کیلئے ہی پیدا کی گئیں۔ (ہو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً) سوائے ان چیزوں کے جن کو حرام قرار دیا گیا۔ اس لئے جب تک کسی چیز کی حرمت قرآن و سنت کے اصولوں سے ثابت نہ ہو اس کو حلال سمجھا جائے گا۔

حدیث: حضرت سہل بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نجات تین چیزوں میں منحصر ہے:

حلال کھانا،

فرائض ادا کرنا،

رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع کرنا۔

حدیث: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: من أكل طيباً وعمل بسنة وأمن الناس بوائقه دخل الجنة۔

جس شخص نے حلال کھایا

اور سنت کے مطابق عمل کیا

اور لوگ اس کی ایذاؤں سے محفوظ رہے وہ جنت میں جائے گا۔ (ترمذی)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے فرمایا کہ چار خصلتیں ایسی ہیں جب وہ تمہارے اندر موجود ہیں تو پھر دنیا

میں کچھ بھی حاصل نہ ہو تو تمہارے لئے کافی ہیں۔ وہ چار خصلتیں یہ ہیں کہ ایک امانت کی حفاظت، دوسرے سچ بولنا، تیسرے

حسن خلق، چوتھے کھانے میں حلال کا اہتمام۔

روز محشر کے سوال:

حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ما تزال فتد ما عبد يوم القيامة حتى يسأل عن اربع عن عمره فيما افساه و عن شبابه فيما ابلاه و عن ماله من اين اكتسبه و فيما انفق و عن علمه ماذا عمل فيه قیامت کے روز محشر میں کوئی بندہ اپنی جگہ سے سرک نہ سکے گا جب تک اس سے ان سوالوں کا جواب نہ لیا جائے:

1- ایک یہ کہ اس نے اپنی عمر کس کام میں فنا کی؟

2- دوسرے یہ کہ اپنی جوانی کن مشاغل میں برباد کی؟

3- تیسرے یہ کہ اپنا مال کہاں سے کمایا؟

4- اور کہاں خرچ کیا؟

5- اور یہ کہ اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟ (البیہقی)

طیب اور پاکیزہ غذا

اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا طَيِّبًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا۔ (سنن ابن ماجہ)

حدیث: اے اللہ میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ روزی اور (تیری بارگاہ میں) مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

دعاؤں کی قبولیت کا نسخہ: حلال رزق

حضرت سعد بن ابی وقاص (رض) نے حضور ﷺ سے فرمایا: حضور! میرے لئے دعا کیجئے کہ میں مستجاب الدعوات بن جاؤں (یعنی اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو قبول فرمایا کرے)۔ آپ نے فرمایا: اے سعد پاک چیزیں اور حلال لقمہ کھاتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعائیں قبول فرماتا ہے گا۔ قسم ہے اس اللہ کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے حرام کا لقمہ جو انسان اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کی نحوست کی وجہ سے چالیس دن تک اس کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

ایک اور حدیث کے اندر آپ نے فرمایا کہ ایک شخص لمبا سفر کرتا ہے وہ پراگندہ بالوں والا اور غبار آلود ہوتا ہے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتا ہے اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے لیکن اس کا کھانا، پینا، لباس اور غذا سب حرام کے ہیں اس لئے اس کی دعا کیسے قبول ہو۔

شیطان کا کام: برائی پر ابھارنا

إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ-

(شیطان تو) تمہیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ اللہ کے بارے میں جہالت کی باتیں کرتے رہو۔ (البقرہ-169)

Incitement of Satan: To commit Evil and Indecency

He (Satan) only incites you to commit evil and indecency, and to claim against Allah what you do not know... (2:169)

شیطان کے حکم کرنے سے مراد دل میں وسوسہ ڈالنا ہے جیسا حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے (انسان) کے دل میں ایک خیال اور وسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور دوسرا خیال فرشتہ کی طرف سے۔ شیطانی وسوسہ گناہ اور برائی کا ہوتا ہے جبکہ فرشتہ کا خیال نیکی اور اچھائی کا ہوتا ہے۔ لہذا تمہیں چاہئے کہ جب شیطانی خیال یا وسوسہ دل میں آئے تو اس کو جھٹک دو اور دل سے فوراً نکال دو۔ البتہ فرشتے کے خیال کو دل میں جگہ دو اور عمل کی کوشش کرو۔

حلال کھانے کی برکات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ-

اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ (البقرہ-172)

O You who have believed! Eat from the good things We have provided for you. And give thanks to Allah if you 'truly' worship Him 'alone'. (2:172)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے کہ تم پاک صاف اور حلال طیب چیزیں کھایا کرو اور میری شکر گزاری کرو۔ مسند احمد میں حدیث ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ پاک چیز کو قبول فرماتا ہے اس نے رسولوں کو اور ایمان والوں کو حکم دیا کہ وہ پاک چیزیں کھائیں

اور نیک اعمال کریں۔ فرمایا: **يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا**۔ (51:23)

رزق حلال کما فرض ہی نہیں عین عبادت بھی ہے

نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو روزی کمانے کیلئے دوڑ دھوپ کر رہا تھا: فرمایا کہ اگر یہ بندہ اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کی غرض سے محنت کرنے نکلا ہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہے، اگر اپنے بوڑھے والدین کی مدد کرنے کیلئے روزی کما رہا ہے تو اللہ کے راستے میں ہے، اگر اپنے اہل خانہ کیلئے کمانے نکلا ہے تو اللہ کے راستے میں ہے۔ اگر یہ اپنے آپ کو دوسروں سے مانگنے سے بچانے کیلئے مال کما رہا ہے تو بھی اللہ کے راستے

میں ہے۔ **إِنْ كَانَ يَسْعَى عَلَىٰ وَلَدِهِ صَغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَىٰ أَبْوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ... وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَىٰ أَهْلِهِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَىٰ نَفْسِهِ لِيُعْفَهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**۔ (المعجم الكبير للطبراني، والمعجم الصغير)

حرام اور ممنوع اشیاء کا ذکر۔ مردار، خون، سور وغیرہ

حالت اضطرار میں حرام اشیاء کا بقدر ضرورت استعمال جائز

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهْلَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام کیا ہے، پھر جو شخص سخت مجبور ہو جائے نہ تو نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر (زندگی بچانے کی حد تک کھالینے میں) کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔

(البقرہ-173)

He has only forbidden you 'to eat' carrion, blood, swine, and what is slaughtered in the name of any other than Allah. But if someone is compelled by necessity—neither driven by desire nor exceeding immediate need—they will not be sinful. Surely Allah is All-Forgiving, Most Merciful. (2:173)

اس آیت میں چار حرام کردہ چیزوں کا ذکر ہے لیکن اسے کلمہ **حصرانما** کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس سے ذہن میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ حرام صرف یہی چار چیزیں ہیں جبکہ ان کے علاوہ بھی کئی چیزیں ہیں جو حرام ہیں۔ اس لئے اول تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ حصر ایک خاص سیاق میں آیا ہے یعنی قریش مکہ کے اس فعل کے ضمن میں کہ وہ حلال جانوروں کو بھی حرام قرار دے لیتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ حرام نہیں حرام تو صرف یہ ہیں۔ اس لئے یہ **حصر اضانی** ہے یعنی اس کے علاوہ بھی دیگر محرّمات ہیں جو یہاں مذکور نہیں۔ دوسرا حدیث میں **دو اصول** جانوروں کی حلت و حرمت کے لئے بیان کر دیئے گئے ہیں وہ آیت کی صحیح تفسیر کے طور پر سامنے رہنے چاہئیں۔ **درندوں میں ذوناب** (وہ درندہ جو دانتوں سے شکار کرے) اور **پرندوں میں ذومحلب** (جو پنچے سے شکار کرے) حرام ہیں تیسرے جن جانوروں کی حرمت حدیث سے ثابت ہے مثلاً گدھا کتا وغیرہ وہ بھی حرام ہیں جس سے اس بات کی طرف اشارہ نکلتا ہے کہ حدیث بھی قرآن کریم کی طرح دین کا ماخذ اور دین میں حجت ہے اور دین دونوں کے ماننے سے مکمل ہوتا ہے نہ کہ حدیث کو نظر انداز کر کے صرف قرآن سے۔

مردہ سے مراد وہ حلال جانور ہے جو بغیر ذبح کیے طبعی طور پر یا کسی حادثے سے (جس کی تفصیل المائدہ میں ہے) مر گیا ہو یا شرعی طریقے کے خلاف اسے ذبح کیا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹ دیا جائے یا پتھر اور لکڑی وغیرہ سے مارا جائے۔ البتہ حدیث میں دو مردار جانور حلال قرار دیئے گئے ہیں ایک **مچھلی** دوسری **نڈی** وہ اس حکم میتہ سے مستثنیٰ ہیں خون سے مراد دم **مسفوح** ہے یعنی ذبح کے وقت جو خون نکلتا اور بہتا ہے لیکن گوشت کے ساتھ جو خون لگا رہتا ہے وہ حلال ہے۔ دو خون حدیث کی رو سے حلال ہیں **کلبی اور تلی**۔

وما اهل به لغیر اللہ۔۔ : وہ جانور یا کوئی اور چیز جسے غیر اللہ کے نام پر پکارا جائے اس سے مراد وہ جانور ہیں جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیے جائیں جیسے مشرکین عرب لات و عزی وغیرہ کے ناموں پر ذبح کرتے تھے۔

اسلامی احکامات میں لچک اور نرمی

حالت اضطرار میں بقدر ضرورت حرام کھانے کی اجازت

اس آیت میں حرام چیز کے استعمال کرنے کی اجازت تین شرائط کے ساتھ دی گئی ہے۔

- 1- ایک یہ کہ واقعی **مجبوری کی حالت** ہو۔ مثلاً بھوک یا پیاس سے جان یا صحت کو خطرہ ہو، یا بیماری کی وجہ سے جان یا صحت کو خطرہ ہو اور اس حالت میں علاج کیلئے حرام چیز کے سوا اور کوئی چیز علاج یا دوا کیلئے میسر نہ ہو۔

2- دوسرے یہ کہ اللہ کے حکم کو حبان بوجھ کر توڑنے کی نیت دل میں نہ ہو۔

3- تیسرے یہ کہ ضرورت کی حد سے تجاوز نہ کیا جائے، مثلاً حرام چیز کے چند لقمے یا چند قطرے یا چند گھونٹ اگر جان بچا سکتے ہوں تو ان سے زیادہ اس چیز کا استعمال نہ ہونے پائے۔

دین منروشی کی سزا

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَسْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۗ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ (البقرہ-174)

جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کے احکام کو چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں صرف آگ بھر رہے ہیں اور خدا روز قیامت ان سے بات بھی نہ کرے گا اور نہ انہیں پاکیزہ قرار دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (البقرہ-174)

Traders of Divine Verses

Indeed, those who hide Allah's revelations, trading them for a fleeting gain consume nothing but fire into their bellies. Allah will neither speak to them on the Day of Judgment, nor will He purify them. And they will suffer a painful punishment. (2:174)

آیت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص مال کے لالچ سے حکم شرعی کو بدل دے وہ جو یہ مال حرام کھاتا ہے گویا اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے بھر رہا ہے۔

چھٹا رکوع: لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔۔۔ (البقرہ-177)

اس رکوع میں نیکی کی حقیقت یعنی اصل نیکی کیا ہے؟ ایمان، عقیدہ، حسن عمل، ضرورت مندوں کی مدد، عبادات، معاملات، صبر و استقامت، ہر طرح کے حالات میں دین پر ثابت قدمی اصل نیکی ہے۔ مزید اس رکوع میں فلسفہ قصاص کی حکمت و مصلحت، وصیت کے احکامات کا ذکر ہے۔

آیت البر

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

نیکی صرف یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی طرف کر لو، (البقرہ-177)

The Concept of Righteousness

Righteousness is not in turning your faces towards the east or the west. (2:177)

اصل نیکی کیا ہے؟

اس آیت سے سورۃ بقرہ کا ایک نیا باب شروع ہو رہا ہے۔ اسی لئے اس آیت کو احکام اسلامیہ کی ایک نہایت جامع آیت کہا گیا ہے۔ اس کے بعد سورۃ البقرہ کے ختم تک تقریباً اسی آیت کی مزید تشریحات ہیں۔ اس آیت میں اصولی طور سے تمام احکام شرعیہ، اعتقادات، عبادات، معاملات، اخلاقیات کا اجمالی ذکر آ گیا ہے۔

یہ آیت (آیت البرّ-البقرہ-177) قبلہ کے ضمن میں ہی نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرق یا مغرب کی طرف رخ کر لینا بذات خود کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ یہ تو صرف مرکزیت اور اجتماعیت کے حصول کا ایک طریقہ ہے، اصل نیکی تو ان عقائد پر ایمان رکھنا ہے جو اللہ نے بیان فرمائے اور ان اعمال و اخلاق کو اپنانا ہے جس کی تاکید اس نے فرمائی ہے۔

پہلی چیز ایمانیات یعنی عقائد ہیں ان کا ذکر مَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ مِنْ مَفْصَلٍ آگیا۔ دوسری چیز اعمال یعنی عبادات اور معاملات ہیں ان میں سے عبادات کا ذکر وَآتَى الزَّكَاةَ تک آگیا پھر معاملات کا ذکر وَالْمُؤْتُونَ بِعَهْدِهِمْ سے کیا گیا پھر اخلاقیات کا ذکر وَالصَّابِرِينَ سے کیا گیا۔

الباساء سے تنگ دستی اور شدت فقر، المضراء سے نقصان یا بیماری مراد ہے۔ ان تمام حالتوں میں صبر کرنا، یعنی ثابت قدمی دکھانا، احکامات الہی سے انحراف نہ کرنا اصل دینداری ہے۔ آخر میں بتلادیا کہ سچے مومن وہی لوگ ہیں جو ان تمام احکام کی پیروی مکمل کریں۔

حضرت ابوذر (رض) نے جب حضور ﷺ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ تو حضور ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی، انہوں نے پھر سوال کیا حضور نے پھر یہی آیت تلاوت فرمائی پھر یہی سوال کیا آپ نے فرمایا سنو نیکی سے محبت اور برائی سے عداوت ایمان ہے۔ (ابن

ابی حاتم)

حضرت فاطمہ بنت قیس (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے سوا کچھ اور بھی اللہ تعالیٰ کا حق ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔

حضرت ابن عباس اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تم نمازیں پڑھو اور دوسرے اعمال نہ کرو یہ کوئی بھلائی نہیں۔

فلسفہ قصاص کی وضاحت

البقرہ-178

قصاص کے لفظی معنی مماثلت کے ہیں مراد یہ ہے کہ جتنا ظلم کسی نے کسی پر کیا اتنا ہی بدلہ لینا دوسرے کے لئے جائز ہے اس سے زیادتی کرنا جائز نہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ قاتل نے جس طریقے سے مقتول کو قتل کیا ہو، اسی طریقے سے اس کو قتل کیا جائے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اصل قاتل کو ضرور انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔

قصاص لینے کا حق اگرچہ مقتول کے ورثاء کا ہے مگر باجماع امت ان کو اپنا یہ حق خود وصول کرنے کا اختیار نہیں بلکہ اس حق کو حاصل کرنے کے لئے عدالت یا حکومت کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ (بحوالہ قرطبی)

ہمیشہ سزا کا اختیار قانونی اور عدالتی تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد صرف حکومت وقت کو ہوتا ہے۔ کسی فرد یا گروہ کو سزا دینے کا اختیار نہیں۔

There is no concept of mob justice in Islam

قصاص سے متعلق زمانہ جاہلیت کی روایات:

زمانہ جاہلیت میں کوئی نظم اور قانون نہیں تھا اس لیے زور آور قبیلے کمزور قبیلوں پر جس طرح چاہتے ظلم کا ارتکاب کر لیتے۔ ایک ظلم کی شکل یہ تھی کہ کسی طاقتور قبیلے کا کوئی فرد قتل ہو جاتا تو وہ صرف قاتل سے بدلہ لینے کے بجائے قاتل فرد کے قبیلے کے کئی افراد کو بلکہ بسا اوقات پورے قبیلے ہی کو تہس نہس کرنے کی کوشش کرتے۔ اسی طرح ایک قوم یا قبیلے کے لوگ اپنے مقتول کے خون کو جتنا قیمتی سمجھتے تھے، اتنی ہی قیمت کا خون اس خاندان یا قبیلے یا قوم سے لینا چاہتے تھے جس کے آدمی نے اسے مارا ہو۔ محض مقتول کے بدلے میں قاتل کی جان لے لینے سے ان کا کیچہ ٹھنڈا نہ ہوتا تھا بلکہ ان کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ قاتل کے قبیلے کا بھی کوئی ویسا ہی معزز آدمی مارا جائے۔ اس کے علاوہ زمانہ جاہلیت کی روایات میں یہ بھی تھا کہ کسی غلام کے قاتل آزاد مرد کو یا عورت کے قاتل مرد کو سزا نہیں ملتی تھی۔

ان آیات میں یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ جو قاتل ہو گا قصاص (بدلے) میں اسی کو سزا ملی گی۔ اسی حوالے سے سورۃ المائدہ میں النفس بالنفس کی آیت موجود ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ قصاص میں قاتل یا قتل میں ملوث افراد کو ہی سزا دی جائے۔ اس بنا پر مفسرین اس آیت البقرہ 178 کو سورۃ المائدہ کی آیت 45 سے منسوخ قرار دیتے ہیں۔

حضرت ابن عباس (رض) فرماتے ہیں کہ یہ لوگ مرد کو عورت کے بدلے سزا نہیں دیتے تھے جس پر آیت: **أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصًا**۔ (المائدہ: 45) نازل ہوئی پس مجرم لوگ سب برابر ہیں۔ خواہ قاتل مرد ہو، خواہ عورت ہو، خواہ غلام ہو۔ اسی طرح یہ بھی فقہی اصول ہے کہ اگر ایک جرم میں کئی افراد ملوث ہیں تو ان سب کو سزا ملے گی۔ حضرت عمر فاروق (رض) کے دور میں ایک قتل میں ملوث سات قاتلوں کو سزا ملی۔

اس سے اگلی آیت میں فلسفہ قصاص کا خلاصہ بیان کر دیا گیا: **وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ**۔
عقل و خرد رکھنے والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ تاکہ تم (مزید خونریزی سے) بچو۔ (البقرہ-179)

The purpose of the above verse is that the criminals should not go unpunished regardless of gender or status.

وصیت کے احکامات

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۗ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ۔ (البقرہ-180)

تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت قریب آ پہنچے اگر اس نے کچھ مال چھوڑا ہو، تو (اپنے) والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں بھلے طریقے سے وصیت کرے، یہ پرہیزگاروں پر لازم ہے۔ (البقرہ-180)

Importance of will writing

It is prescribed that when death approaches any of you—if they leave something of value—a will should be made in favour of parents and immediate family with fairness. 'This is' an obligation on those who are mindful 'of Allah'. (2:180)

This verse should be understood in light of the inheritance rulings in 4:11-12, which give specific shares to parents and close relatives. Relatives who do not have a share may get a bequest up to one third of the estate.

Importance of will writing in the U.K.

English and Welsh law allows you to leave your estate to whoever you wish. This gives you the freedom to make a Will that is valid under English law but also follows Islamic principles.

You need to have a Will that complies with both English law and Islamic Teachings in order for it to be both valid in the UK and in accordance with Islam.

Prophet (PBUH) Said: It is not permissible for any Muslim who has something to will to stay for two nights without having his last will and testament written and kept ready with him. (Bukhari)

وصیت کرنے کا یہ مخصوص حکم **آیت وراثت** کے نزول سے پہلے دیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے (یعنی ورثہ کے حصے مقرر کر دیئے ہیں) پس اب کسی وارث کے لئے وصیت کی ضرورت نہیں۔

البتہ اب ایسے رشتہ داروں کے لئے وصیت کی جاسکتی ہے جو وارث نہ ہوں یا راہ خیر میں خرچ کرنے کے لئے بھی ایک تہائی مال کی وصیت کی جاسکتی ہے۔

آدمی کو جو ایک **تہائی مال میں وصیت** کرنے کا حق دیا گیا ہے اپنی زندگی میں اس کو یہ بھی **حق** رہتا ہے کہ اس وصیت میں کچھ **تبدیلی** کر دے یا بالکل **حتم** کر دے۔ (جصاص)

وراثت کے ملکی قوانین اگر اسلامی قوانین سے مختلف ہوں تو وراثت کے سلسلے میں وصیت کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ لہذا ایسی صورت حال میں ملکی قوانین اور اسلامی اصولوں کی روشنی میں وصیت ضرور کرنی چاہئے تاکہ ورثاء کو ان کا زیادہ سے زیادہ حق مل سکے۔ برطانیہ میں چونکہ وراثت کی وصیت عموماً وکیل کے ذریعے کی جاتی ہے لہذا اس سلسلے میں ماہر سولیسٹر جو وراثت کے انگریزی قوانین کا ماہر ہو اور اسلامی وراثت کے اصولوں سے بھی آگاہ ہو اس کی خدمات لینا چاہئیں۔

جس شخص کے ذمہ دوسرے لوگوں کے حقوق واجب ہوں یا اس کے پاس کسی کی امانت رکھی ہو اس پر ان تمام چیزوں کی ادائیگی کے لئے وصیت واجب ہے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس شخص کے ذمہ کچھ لوگوں کے حقوق ہوں اس پر تین راتیں ایسی نہ گذرنی چاہئیں کہ اس کی وصیت لکھی ہوئی اس کے پاس موجود نہ ہو۔

ساتواں رکوع: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ... (البقرہ-183)

اس رکوع میں روزوں کی فرضیت، مریضوں، مسافروں اور عمر رسیدہ افراد کیلئے رخصت اور رعایت، دین کا اہم اصول کہ اللہ بندوں کے ساتھ آسانی، نرمی اور سہولت چاہتے ہیں، ان کیلئے تنگی اور مشکلات نہیں چاہتے (یرید اللہ بکلم الیسر ولا یرید بکلم العسر۔)، رمضان اور قرآن کا تعلق، قرآن انسانیت کیلئے ہدایت کا ذریعہ (ہدی للناس)، دعا کی اہمیت و آداب، روزوں اور اعتکاف کے مسائل، مالی معاملات کی اہمیت، دوسروں کا مال ناحق نہ کھاؤ، رشوت نہ دو۔

روزوں کی فرضیت اور احکام

روزے کا عظیم اجر: تراب الہی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ البقرہ-183

Compulsory Fasting

O, you who have believed! Fasting is prescribed for you—as it was for those before you—so perhaps you will become mindful of Allah'. (2:183)

رمضان اور قرآن

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے۔ البقرہ-185

Ramadan and Qur'an

Ramadhan is the month in which the Quran was revealed as a guide for humanity with clear proofs of guidance and the standard 'to distinguish between right and wrong'. (2:185)

مولانا ابوالکلام آزاد نے فرمایا ہے کہ، تم رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر کی تلاش کرتے ہو اور جو شب قدر میں نازل ہوا اُسے چھوڑ دیتے ہو۔ اگر تم اس کو پکڑ لو تو تمہاری ہر رات شب قدر ہو سکتی ہے۔ اس رات کا جو حاصل ہے وہ قرآن کی وجہ سے ہے تو اس عظیم ترین رات سے اپنی نسبتوں کو ہمیشہ باقی رکھتے ہوئے قرآن کو ہماری زندگیوں کا مرکز و محور بنانا ہمارا اولین فریضہ ہے۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ

جو شخص اس مہینے کو پائے اُس کیلئے لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔

So, whoever is present this month, let them fast.

شریعت کے احکامات میں آسانی اور سہولت

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ ۖ

اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو، البقرہ-185

Exemption from Fasting

But whoever is ill or on a journey, (2:185)

اسلام کے اکثر احکام کی طرح روزے کی فرضیت بھی **بتدریج** عائد کی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ابتداء میں مسلمانوں کو صرف ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنے کی ہدایت فرمائی تھی، مگر یہ روزے فرض نہ تھے۔ پھر سن 2 ہجری میں رمضان کے روزوں کا یہ حکم قرآن میں نازل ہوا، مگر اس میں اتنی رعایت رکھی گئی کہ جو لوگ روزے کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور پھر بھی وہ روزہ نہ رکھیں، وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ بعد میں روزوں کا اگلا حکم نازل ہوا اور یہ **رعایت** صرف مریض، مسافر، حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اور بزرگ لوگوں کے لیے برقرار رکھی گئی۔ جو لوگ عارضی عذر کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکیں تو وہ بعد میں جب سہولت ہو **قضا** کر لیں البتہ مستقل عذر والے صر **فندیہ** دے دیں۔ ان مسائل کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔

لیکن اگر کسی کو فدیہ ادا کرنے کی بھی وسعت نہ ہو تو وہ فقط استغفار کرے اور دل میں نیت رکھے کہ جب ہو سکے گا ادا کروں گا۔ (بیان القرآن)

دعا کی اہمیت اور آداب

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۗ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔

اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں نزدیک ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، پھر

چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔ البقرہ-186

Manners and importance of Dua

قبولیت دعا کی مختلف صورتیں:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمین کی پشت پر رہنے والا جو مسلمان بھی اللہ عزوجل سے کوئی دعا مانگتا ہے تو:

اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز دے دیتا ہے،

یا اس جیسی کسی مصیبت کو آنے سے روک دیتا ہے،

جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحم کی دعائے نہ کرے۔ (ترمذی، مسند احمد)

صحیح مسلم میں ہے کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! دعا میں جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا: دعا کرنے والا کہے کہ میں نے دعا کی، اور پھر کی، لیکن مجھے نظر

نہیں آ رہا کہ میری دعا قبول ہوگی۔ پھر وہ تھک کر بیٹھ جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

رمضان میں مراعات اور کچھ پابندیاں

البقرہ-138

ابتداءً اسلام میں روزوں کے احکام کے سلسلے میں کچھ اضافی پابندیاں عائد تھیں مثلاً سحری کھانے کی اجازت نہ تھی۔ صحابہ (رض) کو قدرے مشقت ہوئی جس پر رخصت کی آیتیں نازل ہوئیں اور آسانی کے احکام مل گئے۔

سحری کھانا اور اس میں تاخیر کرنا سنت ہے۔

افطار میں جلدی سنت ہے

Easting Suhoor (Dawn Meal) is Sunnah.

Breaking the fast as soon as time starts is Sunnah

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ سحری کھایا کرو اس میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک میری امت افطار میں جلدی کرے اور سحری میں تاخیر کرے تب تک بھلائی میں رہے گی۔ (مسند احمد)

اعتکاف اور اس کے مسائل

وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ۔۔۔ (البقرہ-187)

اعتکاف کے لغوی معنی کس جگہ ٹھہرنے کے ہیں اور اصطلاح قرآن و سنت میں خاص شرائط کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنے اور قیام کرنے کا نام اعتکاف ہے۔ مسنون اعتکاف کا ثواب ایک حدیث میں عمرہ کے برابر بتایا گیا۔

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت کی رہبانیت اعتکاف ہے۔

ہر محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا اہل محلہ کے ذمے سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر تمام محلہ والوں میں سے کوئی بھی اس سنت کو ادا نہ کرے تو سب اس سنت کے چھوڑنے والے اور گناہ گار ہوں گے۔

اعتکاف کی تین اقسام ہیں۔

1- **واجب اعتکاف:** جو کسی نذریا منت کے طور پر پورا کیا جاتا ہے۔

2- **سنت اعتکاف:** جو رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں پورے آداب و شرائط کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ مسنون اعتکاف کے ساتھ روزہ شرط ہے اور یہ کہ اعتکاف میں مسجد سے نکلنا بغیر حاجت طبعی یا شرعی کے جائز نہیں۔

3- **نفل اعتکاف:** یہ کسی بھی وقت مسجد میں ثواب کی نیت کے ساتھ ادا کیا جاسکتا ہے۔ اس کیلئے وقت کی قید نہیں۔ نفل اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں۔

دوران اعتکاف موبائل کا استعمال

دوران اعتکاف سوشل میڈیا کا غیر ضروری استعمال اور فضول ویڈیوز دیکھنا ناجائز ہے، اس سے مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے، اور اس کی بے حرمتی بھی ہوتی ہے، اس لیے کہ مسجد عبادت کی جگہ ہے نہ کہ گناہ کرنے کی، اور وقت کا ضیاع الگ ہوتا ہے۔ اگر کوئی واقعی ضرورت نہ ہو تو اعتکاف کے دوران موبائل فون کا استعمال نہ کرے۔ اگر واقعی ضرورت ہو تو فون کے استعمال کی شرعی ضرورت کی حد تک اجازت ہے۔ لیکن بلا ضرورت مکروہ ہے۔

کسی کا مال ناحق نہ کھاؤ

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْنُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔

اور تم لوگ آپس میں اپنے مال ناحق طور پر نہ کھاؤ، نہ انھیں حکام (عدالت) کے پاس لے جاؤ (اس نیت کے ساتھ) کہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ حق تلفی کر کے ہڑپ کر لو، جانتے بوجھتے۔ (البقرہ-188)

Do not consume one another's wealth unjustly, nor deliberately bribe authorities/judges to eat up a part of the wealth/property of other people sinfully, while you know (that you are unjust in doing so). (2:188)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ یہ آیت ایک ایسے شخص کے بارے میں ہے جس کے پاس کسی کا حق ہو لیکن حق والے کے پاس ثبوت نہ ہو اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر وہ عدالت یا حاکم مجاز سے اپنے حق میں فیصلہ کروالے اس طرح دوسرے کا حق غصب کر لے یہ ظلم ہے اور حرام ہے۔ عدالت کا فیصلہ ظلم اور حرام کو جائز اور حلال نہیں کر سکتا۔ یہ ظالم عند اللہ مجرم ہوگا۔ (ابن کثیر)

عدالت تو ظاہر ہے کہ پیش کیے گئے ثبوت کے مطابق فیصلہ کرتی ہے، عدالت کے فیصلے سے (یا مفتی کے فتویٰ سے) نہ حرام حلال ہوتا ہے اور نہ حلال حرام، اور گناہ اس شخص پر ہو گا جو حیلے بہانے یعنی تیز طرار وکیل، جھوٹے ثبوت یا رشوت دے کر غلط فیصلہ کرا لے۔ بیج اگر جان بوجھ یا رشوت لیکر غلط فیصلہ کرے تو وہ بھی اس گناہ میں برابر کا شریک ہے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انما انا بشر وانتم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو ما اسمع منہ فمن قضیت لہ بشیء من حق اخیہ فلا یاخذنہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار۔

میں ایک انسان ہوں، میرے پاس کوئی شخص مقدمہ لے کر آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ تم میں سے وہ شخص دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو اور میں (اس کے دلائل سے متاثر ہو کر) اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو اگر میں (غلطی سے) کسی مسلمان کا حق دوسرے شخص کو دے دوں، تو یہ اس کے لیے دوزخ کی آگ کا ایک ٹکڑا ہے، خواہ وہ اسے اٹھا کر لے جائے یا اسے چھوڑ دے۔ (بخاری، مسلم)

مذکورہ آیت اور حدیث لمحہ فکریہ ہے ان لوگوں کیلئے جو دوسروں کے مال و جائیداد، پلاٹ پر ناجائز قبضہ، دھوکہ دہی، فراڈ، کاغذات کے ہیر پھیر سے قبضہ کر لیتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو جھوٹے مالی مقدمے، جھوٹے انشورنس کلیم، بینیفٹ فراڈ، بے بنیاد انجری کلیم کرتے ہیں وہ بھی اسی حکم کے تحت آتے ہیں۔

آٹھواں رکوع: یَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ۔۔۔ (البقرہ۔ 189)

اس رکوع میں چاند کے کیلنڈر کی وضاحت اور حکمت کہ یہ اسلامی عبادات کے ایام (مثلاً رمضان، حج، وغیرہ) کا تعین کرتا ہے۔ جاہلانہ رسوم و روایات کی کوئی حقیقت نہیں مثلاً حج سے واپسی پر مخصوص انداز میں گھر داخل ہونے میں کوئی نیکی نہیں۔ مسجد حرام کی حدود میں جنگ ممنوع ہے مگر دفاعی جنگ کی اجازت ہے، انفاق میں احسان کی ہدایت، حج اور عمرے کو اللہ کی رضا کیلئے پورا کرو۔ (واتموا الحج والعمرة للہ)، حج اور عمرہ کے احکامات، حج اور عمرہ ایک ہی سفر میں کرنے کی سہولت، مریض اور مجبور کیلئے رعایات، خوف خدا کی تلقین، اللہ کے عذاب سے ڈرنے کی تاکید۔

چاند کا کیلنڈر

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْآهَاتِ ۗ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۗ (البقرہ-189)

لوگ آپ سے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں (کی عبادت) کے وقتوں اور حج کے موسم کے لئے ہے۔ البقرہ-189

Moon Calendar

They ask you 'O Prophet' about the phases of the moon. Say, "They are a means for people to determine time and pilgrimage.

چاند کا گھٹنا بڑھنا ایک قدرتی منظر ہے، جس نے ہر زمانے میں انسان کی توجہ کو اپنی طرف کھینچا ہے اور اس کے متعلق طرح طرح کے اوہام و تخیلات اور رسوم دنیا کی قوموں میں رائج رہے ہیں اور اب تک رائج ہیں۔ اہل عرب میں بھی اس قسم کے اوہام موجود تھے۔ چاند سے اچھے یا برے شگون لینا، بعض تاریخوں کو خوش بخت سمجھنا اور بعض کو منحوس سمجھنا، کسی تاریخ کو سفر کے لیے اور کسی کو ابتدائے کار کے لیے اور کسی کو شادی بیاہ کے لیے منحوس یا بابرکت خیال کرنا اور یہ سمجھنا کہ چاند کے طلوع و غروب اور اس کی کمی بیشی اور اس کی حرکت اور اس کے گہن کا کوئی اثر انسانی قسمتوں پر پڑتا ہے، یہ سب باتیں اہل عرب میں پائی جاتی تھیں اور اس سلسلے میں مختلف توہم پرستانہ رسمیں ان میں رائج تھیں۔ انہی چیزوں کی حقیقت نبی ﷺ سے دریافت کی گئی۔ جواب میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ یہ گھٹتا بڑھتا چاند تمہارے لیے اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک قدرتی کیلنڈر ہے، جو آسمان پر نمودار ہو کر دنیا بھر کے لوگوں کو بیک وقت ان کی تاریخوں کا حساب بتاتی رہتی ہے۔ حج کا ذکر خاص طور پر اس لیے فرمایا کہ عرب کی مذہبی، تمدنی اور معاشی زندگی میں اس کی اہمیت سب سے بڑھ کر تھی۔

وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى

نیکی خوف خدا کا نام ہے۔

Righteousness is not in entering your houses from the back doors. Rather, righteousness is to be mindful 'of Allah'. (2:189)

Superstitious Practices has no place in Islam

Before Islam, there was a superstitious practice for pilgrims to enter their homes through the back door upon returning from the pilgrimage. This verse (2:189) suggests that being devoted to Allah wholeheartedly is more important than blindly following old traditions.

حد سے نہ بڑھو

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ-

بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ البقرہ-190

Do not exceed Limits

Allah does not like transgressors. (2:190)

تقال سے متعلق قرآنی آیات کا سیاق و سباق سے ہٹ کر غلط استعمال

البقرہ-191

This (Verse: 2:191) is probably the most misquoted verse from the Quran. To properly understand the verse, we need to put it into context.

اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو

وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ .

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے نفس کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ دوسروں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرو، بے شک اللہ نیک عمل کرنے والوں کے

ساتھ ہے۔ (البقرہ-195)

احسان اور بھلائی کرو

وَأَحْسِنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ - (البقرہ-195)

دوسروں کے ساتھ بھلائی اور احسان کرو، اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (البقرہ-195)

Give favours to others

And do good, for Allah certainly loves the good doers. (2:195)

اس جملے میں ہر کام کو اچھی طرح کرنے کی ترغیب ہے اور کام کو اچھی طرح کرنا جس کو قرآن میں احسان کے لفظ سے تعبیر کیا ہے دو طرح کا ہے: ایک عبادت میں احسان، دوسرے آپس کے معاملات و معاشرت میں۔

عبادت میں احسان کی تفسیر حدیث جبرئیل میں خود رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمائی ہے کہ ایسی طرح عبادت کرو جیسے تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ درجہ حاصل نہ ہو تو کم از کم یہ تو اعتقاد لازم ہی ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔

معاملات و معاشرت میں احسان کی تفسیر مسند احمد میں بروایت حضرت معاذ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمائی ہے کہ: احب للناس ما تحب لنفسك۔۔۔ تم سب لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور جس چیز کو تم اپنے لئے برا سمجھتے ہو وہ دوسروں کے لئے بھی برا سمجھو۔

حج اور عمرہ کے احکامات

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ - البقرہ-196

حج اور عمرہ اللہ کی رضا کیلئے پورا کرو

Do Pilgrimage for the sake of Allah

Complete the pilgrimage and minor pilgrimage for Allah. (2:196)

حج اور عمرہ میں دکھلاؤ اور ریاکاری

حج اور عمرہ محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کرنا چاہیے۔ بالخصوص آج کے شوشل میڈیا کے دور میں اس کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ حج اور عمرہ ک کا شوشل میڈیا پر خوب چرچا کیا جاتا ہے۔ حدیث مبارکہ کے اندر آتا ہے کہ: **ان اللہ لا یقبل من العمل الاکان له خالصاً۔ اللہ تعالیٰ کسی عمل تو اس وقت تک قبول نہیں فرماتے جب تک وہ عمل صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے نہ کیا جائے۔**

کہتے ہیں کہ ایک حاجی صاحب نے اپنے مہمانوں کے سامنے اپنے خادم کو کہا کہ: جاؤ! اس گلاس میں پانی لاؤ جو میں دوسرے حج میں ساتھ لایا تھا۔ مجلس میں ایک صاحب علم تشریف فرما تھے انہوں نے بڑا نصیحتانہ جملہ ارشاد فرمایا کہ: حاجی صاحب آپ نے اپنے اس ایک جملے میں اپنے دو حج کا ثواب ضائع کر دیا۔

What is Hajj & Umrah?

Hajj, the pilgrimage to Mecca, is required at least once in a Muslim's lifetime if they are physically and financially able to.

Umrah, which is a condensed version of hajj, is recommended, but not obligatory.

حج اور عمرہ اکٹھا کرنے کی سہولت

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ -- (البقرہ-196)

Permission of combining Hajj and Umrah

عرب جاہلیت میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں ادا کرنا **گناہ عظیم** ہے۔ ان کی خود ساختہ شریعت میں عمرے کے لیے الگ اور حج کے لیے الگ سفر کرنا ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس **قید کو ختم** فرمادیا اور باہر سے آنے والوں کے ساتھ یہ **رعایت** فرمائی کہ وہ ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج دونوں کر لیں۔ البتہ جو لوگ مکہ کے آس پاس میقاتوں کی حدود کے اندر رہتے ہوں انہیں اس رعایت سے مستثنیٰ کر دیا کیونکہ ان کے لیے عمرہ کا سفر الگ اور حج کا سفر الگ کرنا کچھ مشکل نہیں۔

حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھانے سے مراد یہ ہے کہ آدمی عمرہ کر کے احرام کھول لے اور ان پابندیوں سے آزاد ہو جائے، جو احرام کی حالت میں لگائی گئی ہیں۔ پھر جب حج کے دن آئیں، تو اسے نوا احرام باندھ لے۔

نواں رکوع: الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَةٌ۔۔۔ (البقرہ۔197)

اس رکوع میں حج کے احکام، حج کے آداب، خالی ہاتھ حج پر جانے کی ممانعت، زادراہ لیکر حج پر جاؤ، دوران حج تجارت، بزنس، محنت مزدوری کی اجازت، مزدلفہ میں ذکر کی ہدایت، اللہ کو یاد کرو، دنیا و آخرت کی بہترین دعا (ربنا آتئانی الدینا حسنه و فی الآخره حسنه)، تکبیرات تشریح کا حکم، فتنہ و فساد کی مذمت (واللہ لبسب الفساد)، دین پر جزوی عمل اور پسند ناپسند کا رویہ چھوڑ کر مکمل دین پر عمل کرو (ادخلونی السلم کافہ)، بالآخر تمام معاملات کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہوگا (والی اللہ ترجیح الامور)۔

حج کے آداب و احکام

بہترین زادراہ تقویٰ

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَةٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمُهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۗ وَاتَّقُونِ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ۔

حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی نیت کرے، اُسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بد عملی، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو اور جو نیک کام تم کرو گے، وہ اللہ کے علم میں ہوگا سفر حج کے لیے زادراہ ساتھ لے جاؤ، اور سب سے بہتر زادراہ پر ہیزگاری ہے پس اے ہوش مندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو۔ (البقرہ۔197)

Manners of Hajj

‘Commitment to’ pilgrimage is made in appointed months. Whoever commits to ‘performing’ pilgrimage, let them stay away from intimate relations, foul language, and arguments during pilgrimage. Whatever good you do, Allah ‘fully’ knows of it. (2:197)

حج کے مہینے: حج کے مہینے یہ ہیں: شوال، ذیقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن۔ مطلب یہ ہے کہ عمرہ تو سال میں ہر وقت جائز ہے لیکن حج صرف

مخصوص دنوں میں ہی ہوتا ہے اس لئے اسکا حرام حج کے مہینوں کے علاوہ باندھنا جائز نہیں۔ (ابن کثیر)

حج کی فرضیت و اہمیت

حج اسلام کے ارکان میں سے ہے۔ حج کی فرضیت قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتِطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔** (آل عمران-97)

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری، مسلم)

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: **من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته امه۔** جس نے حج کیا اور شہوانی باتوں اور فسق و فجور سے بچا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن پاک تھا جب اسے اس کی ماں نے جنا تھا۔ (بخاری، مسلم)

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: **الحج المبرور ليس له الجزاء الا الجنة۔** ایک مقبول حج کا ثواب سوائے جنت کے کچھ نہیں۔ (بخاری، مسلم)

زادراہ لیکر حج پر حباؤ

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى۔ (البقرہ-197)

Take 'necessary' provisions 'for the journey'—surely the best provision is righteousness. (2:197)

حاجی کا ٹاسٹل

حج کے دوران تجارت یا کاروبار ممنوع نہیں

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فِضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ۔

اس میں تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ تم حج کے دوران اپنے پروردگار سے فضل (رزق) کے طلب گار بھی رہو۔۔۔ (البقرہ-198)

There is no blame on you for seeking the bounty of your Lord 'during Hajj journey'. (2:198)

فصل سے مراد تجارت اور کاروبار ہے یعنی سفر حج میں تجارت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

جامع ترین دعا

دنیا اور آخرت میں کامیابی کی دعا:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرہ۔ 201)

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (آمین)

Most comprehensive Dua

Our Lord! Grant us the good of this world and the Hereafter and protect us from the torment of the Fire. (2:201)

حضور ﷺ یہ دعا کثرت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری)

ہمیں چاہیے کہ اس دعا کو ہر نماز کے بعد پڑھیں۔

حج یا عمرہ کے طواف کے دوران بھی ہر چکر میں یہ دعا پڑھی جائے۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان اس دعا کو پڑھنا مسنون عمل ہے۔

یہ دعا ایک ایسی جامع دعا ہے کہ اس میں انسان کے تمام دنیوی اور دینی مقاصد آجاتے ہیں دنیا و آخرت دونوں جہان میں راحت و سکون میسر آتا ہے آخر

میں خاص طور پر جہنم کی آگ سے پناہ کا بھی ذکر ہے۔ یہی وجہ کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے، رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اس آیت میں ان جاہل درویشوں کی بھی اصلاح کی گئی ہے جو صرف آخرت ہی کی دعا مانگنے کو عبادت جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں دنیا کی کوئی پرواہ

نہیں ہے کیونکہ درحقیقت یہ ان کا دعویٰ غلط اور خیال خام ہے، انسان اپنے وجود اور بقاء اور عبادت و طاعت سب میں دنیاوی ضروریات کا محتاج ہے وہ

نہ ہوں تو دین کا بھی کام کرنا مشکل ہے۔ اسی لئے انبیاء کی سنت یہ ہے کہ جس طرح وہ آخرت کی بھلائی اور بہتری اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں اسی طرح دنیا

کی بھلائی اور آسائش بھی طلب کرتے ہیں، جو شخص دنیوی حاجات کے لئے دعاء مانگنے کو زہد و بزرگی کے خلاف سمجھے وہ مقام انبیاء سے بے خبر اور جاہل ہے ہاں صرف دنیوی حاجات ہی کو مقصد زندگی نہ بنائے، بلکہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی بھی فکر کرے اور اس کے لئے بھی دعاء مانگے۔

اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا

وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفُسَادَ۔ (البقرہ-205)

Allah does not like mischief. (2:205)

اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے

وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ۔ (البقرہ-205)

And Allah is Ever Gracious to 'His' servants. (2:207)

دین میں مکمل داخل ہو جاؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطَوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ۔ البقرہ-208

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو، کیوں کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

Enter into fold of Islam completely

O believers! Enter into Islam wholeheartedly and do not follow Satan's footsteps. Surely, he is your sworn enemy.

شان نزول: عکرمہ کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام، اسد بن عبید ثقلیہ وغیرہ جو یہود سے مسلمان ہوئے تھے انہوں نے حضور ﷺ سے

گزارش کی ہمیں ہفتہ کے دن کی عزت اور راتوں کے وقت توراہ پر عمل کرنے کی اجازت دی جائے جس پر یہ آیت اتری کہ اسلامی احکام پر عمل کرتے

رہو۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ بعض اہل کتاب باوجود ایمان لانے کے توراہ کے بعض احکام پر جسے ہوئے تھے ان سے کہا جا رہا ہے کہ دین اسلام میں پوری طرح آجاؤ اس کا کوئی عمل نہ چھوڑو۔ توراہ پر صرف ایمان رکھنا کافی ہے۔

اہل ایمان کو کہا جا رہا ہے کہ اسلام میں خوشدلی کے ساتھ اور پورے داخل ہو جاؤ۔ اس طرح نہ کرو کہ جو باتیں تمہاری مصلحتوں اور خواہشات کے مطابق ہوں ان پر تو عمل کر لو دوسرے حکموں کو نظر انداز کر دو۔ اسی طرح جو دین تم چھوڑ آئے ہو اس کی باتیں اسلام میں شامل کرنے کی کوشش مت کرو بلکہ صرف اسلام کو مکمل طور پر اپناؤ۔ اس سے دین میں بدعات کی بھی نفی کر دی گئی اور آجکل کے سیکولر ذہن کی تردید بھی جو اسلام کو مکمل طور پر اپنانے کے لئے تیار نہیں۔

اسی طرح جو لوگ رسوم و رواج اور عادات کی ثقافت اور روایات کو پسند کرتے ہیں اور انہیں چھوڑنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے جیسے مرگ اور شادی بیاہ کی کی مسرفانہ رسوم اور دیگر رواج وغیرہ۔

تمام معاملات کا اختیار اللہ کے پاس ہے

وَاللّٰهُ تَرْجِعُ الْأُمُورَ۔ (البقرہ۔ 210)

آخر کار سارے معاملات پیش تو اللہ ہی کے حضور ہونے والے ہیں۔

All matters are in the hand of Allah

And to Allah 'all' matters will be returned 'for judgment'. (2:110)

دسواں رکوع: سَلَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ۔۔ (البقرہ۔ 211)

اس رکوع میں بنی اسرائیل کیلئے آیات بینات کا ذکر، امت واحدہ کا تصور، مذموم اختلاف کا ذکر، ایمان کے بعد آزمائش لازم و ملزوم، اللہ کی نصرت ضرور آئے گی (الان نصر اللہ قریب)، مالی انفاق کی تاکید، بھلائی کے کاموں پر خرچ کرو، تمہاری ہر نیکی اور بھلائی اللہ کے علم میں ہے (وما تفعلو من خیر فان اللہ بہ علیم)، ضروری نہیں کہ تمہاری پسند تمہارے لئے بہتر بھی ہو (عسی ان تحبوا شیئاً لو ہوشر لکم)۔

ساری انسانیت ایک ہی ملت تھی

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً - (البقرہ-213)

ابتدا میں سب لوگ ایک ہی طریقہ پر تھے (پھر یہ حالت باقی نہ رہی اور اختلافات رونما ہوئے)

The concept of One community

Humanity had once been one community.... (2:13)

اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی زمانہ میں تمام انسان ایک ہی مذہب و ملت اور عقیدہ و خیال پر تھے جو ملت اور دین فطرت تھی پھر ان میں مزاج و مذاق اور رائے و فکر کے اختلاف سے بہت سے مختلف خیالات و عقائد پیدا ہو گئے جن میں یہ امتیاز کرنا دشوار تھا کہ ان میں حق کونسا ہے اور باطل کونسا۔ حق کو واضح کرنے اور صحیح راہ حق بتانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بھیجے اور ان پر کتابیں اور وحی نازل فرمائی انبیاء کی جدوجہد اور تبلیغ و اصلاح کے بعد انسان دو گروہوں میں منقسم ہو گئے ایک وہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایات کو قبول کیا اور انبیاء کے اطاعت گزار ہو گئے۔ دوسرے وہ جنہوں نے آسانی ہدایات اور انبیاء کو جھٹلایا۔ حضرت ابن عباس (رض) کا بیان ہے کہ حضرت نوح اور حضرت آدم کے درمیان دس زمانے تھے ان زمانوں کے لوگ حق پر تھے اور دین کے پابند تھے پھر اختلاف ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء (علیہم السلام) کو مبعوث فرمایا۔

وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - (البقرہ-213)

اور اللہ جسے چاہے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

And Allah guides whoever He wills to the Straight Path. (2:213)

سُنُونِ دَعَا: اللّٰهُمَّ ارِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ وَارِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ -

اے اللہ ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی تابعداری نصیب فرما اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچا۔ (آمین)

ایمان اور آزمائش

ہم سب کو آزمائش سے گزرنا ہے

جنت میں داخلے کا راستہ: آزمائشوں میں صبر

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرُ اللَّهُ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ۔ (البقرہ-214)

کیا تم خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تمہیں وہ (حالات) پیش نہیں آئے جو ان لوگوں کو پیش آئے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں انہیں سختی اور تکلیف پہنچی اور ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بول اٹھے کہ اللہ کی مدد کب ہوگی سنو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

Test in Faith: Everyone will be tested

Do you think you will be admitted into Paradise without being tested like those before you? They were afflicted with suffering and adversity and were so shaken that 'even' the Messenger and the believers with him cried out, "When will Allah's help come?" Indeed, Allah's help is 'always' near. (2:214)

ایمان و آزمائش لازم و ملزوم

ایمان کے بعد امتحان اور آزمائش آتی ہے

اس آیت میں متنبہ کیا جا رہا ہے کہ دین و ایمان کوئی پھولوں کا بستر نہیں ہے، جس پر تمہیں سونا ہے، یہ تو ایک عظیم الشان اور پرخطر خدمت ہے، جس کا بار اٹھانے کے ساتھ ہی تم پر ہر قسم کے مصائب اور آزمائشیں آسکتی ہیں۔

حدیث مبارکہ کے اندر آتا ہے کہ سب سے زیادہ آزمائشیں اور مشکلات انبیاء علیہم السلام کو پیش آئیں: اشد البلاء الانبیاء ثم الامثل۔۔۔ ہر صاحب ایمان کو آزمائش کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ راہ حق میں مشکلات آسکتی ہیں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ۔

اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھٹنے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ اور (ان آزمائشوں میں) صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ (البقرہ۔ 155)

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں خوف سے مراد اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے، بھوک سے مراد روزوں کی بھوک ہے، مال کی کمی سے مراد زکوٰۃ کی ادائیگی ہے، جان کی کمی سے مراد بیماریاں ہیں۔ (واللہ اعلم)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی آزمائش ضرور کرتا ہے کبھی کامیابی، ترقی اور بھلائی کے ذریعے اور کبھی تنزیلی اور ناکامی کے ذریعے۔

سچائی، دیانتداری، ایمانداری، حق گوئی کے نتیجے میں مشکلات آسکتی ہیں۔ رزق حلال کی طلب میں کاروباری نقصانات اٹھانے پڑ سکتے ہیں۔ اگر ان تمام آزمائشوں میں صبر و ثبات دکھاؤ گے اور تمام مشکلات کا مقابلہ عزم و استقلال کے ساتھ کرو گے تو تم پر ضرور اللہ کی رحمت نازل ہوگی اور اللہ کی نصرت بھی آئے گی۔

اقبال مرحوم نے کہا تھا:

چومی گویم مسلمانم بہ لرزم

کہ دائم مشکلات لا الہ را

میں جب کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کانپ اٹھتا ہوں

کیوں کہ میں لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد آنے والی مشکلات کو جانتا ہوں۔

انفاق فی سبیل اللہ، ترغیب صدقات، بحسب کی مذمت

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلَّوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْابْنِ السَّبِيلِ

ط وَ مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ۔ (البقرہ۔ 215)

لوگ پوچھتے ہیں ہم کیا خرچ کریں؟ جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر، رشتہ داروں پر، یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو

اور جو بھلائی بھی تم کرو گے اللہ اس سے باخبر ہوگا۔ البقرہ۔ 215

Spending in Charity

They ask you "O Prophet in" what "way" they should donate. Say, "Whatever donations you give are for parents, relatives, orphans,

حدیث: ہر صبح دو منہ شتہ اترتے ہیں ایک دعا کرتا ہے اے اللہ تیری راہ میں خرچ کرنے والے کو عزت فرما۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! بخیل کے مال کو ضائع کر۔

حدیث: انسان کہتا رہتا میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال وہ ہے جسے تو نے کھا یا وہ تو فنا ہو چکا اور جسے پہن لیا وہ بوسیدہ ہو گیا ہاں جو تو نے صدقہ میں دیا اسے تو نے باقی رکھ لیا اس کے سوا جو کچھ ہے اسے تو دوسروں کے لئے چھوڑ کر یہاں سے چلا جائے گا۔

حدیث: یا ابن آدم! انفق، انفق، انفق علیک۔ اے ابن آدم تو میری راہ میں خرچ کر میں تجھے دیتا چلا جاؤں گا۔

گیارہواں رکوع: **يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ۔۔ (البقرہ۔ 217)**

اس رکوع میں حرمت والے مہینوں میں جنگ کی ممانعت کا ذکر، لوگوں کو ان کے گھروں سے نکالنے اور اللہ کی عبادت سے روکنے کی مذمت، فتنہ و فساد جنگ سے بھی برا ہے، ایمان، ہجرت اور اللہ کے راستے میں جدوجہد کی اہمیت، اللہ کی رحمت کے امیدوار لوگ، دین اسلام میں حسن سوال کی روایت، شراب اور جوئے کی حرمت کا تدریجی حکم، یتیموں کے حقوق کا ذکر، نکاح اور شادی کے فیصلے سوچ سمجھ کر کرو، دینداری کو ترجیح دو بالخصوص عقیدہ کو پیش نظر رکھو تاکہ ملحد یا بے دین سے نکاح نہ کر بیٹھو۔

حسن سوال کی روایت

Culture of asking Questions

دین اسلام میں سوال کرنے کی حوصلہ افزائی فرمائی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اہل علم سے سوال کرنے کا حکم دیا ہے۔ فاسئلواہل الذکر۔۔ یسئلونک: وہ تجھ سے سوال کرتے ہیں، پوچھتے ہیں۔

شراب اور جوئے کی حرمت کے تدریجی مراحل

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۚ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ

آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔ البقرہ-219

Gradual prohibition of intoxicants and gambling

They ask you 'O Prophet' about intoxicants and gambling. Say, "There is great evil in both, as well as some benefit for people—but the evil outweighs the benefit." (2:219)

Intoxicants were prohibited in the Quran in **three stages**: 2:219, 4:43, and finally 5:90-91.

تربیت کا اصول۔ تدریج اور حکمت

شراب، نشہ اور جوئے کے دینی، دنیاوی، انفرادی اور سماجی نقصانات

اللہ اور رسول کی یاد سے غفلت،

اچھائی اور برائی، حرام، حلال کی تمیز ختم

کام، محنت اور دل و دماغ کی صلاحیتوں کے استعمال کے بجائے وہی منافع کی امید،

سستی اور کاہلی،

لڑائی، جھگڑے، فتنہ و فساد، بے سکونی، گھریلو تشدد

اہل و عیال اور متعلقین کا متاثر ہونا،

مالی اور اخلاقی لحاظ سے دیوالیہ پن

جسمانی، ذہنی اور نفسیاتی مسائل

اسلامی احکامات کی رو سے ہر طرح کی نشہ آور اشیاء بشمول تمام منشیات حرام ہیں۔

حدیث مبارکہ کے اندر فرمایا گیا: کل مسکر حرام یعنی ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (مسلم)

دوسری حدیث کے اندر فرمایا گیا کہ: ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کا قلیل استعمال بھی حرام ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

تمباکو نوشی (سموکنگ، حقہ، شیشہ، نسوار وغیرہ) اگرچہ نشہ آور اشیاء کے دائرے میں نہیں آتی مگر دوسری وجوہات مثلاً مکروہ عادت، فضول خرچی اور اپنی صحت کو خطرے میں ڈالنے کی وجہ سے سخت ناپسندیدہ ہیں۔

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۗ قُلِ الْعَفْوَ۔ (البقرہ-219)

اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں، کہہ دو جو ضرورت سے زائد ہو۔۔۔ (البقرہ-219)

Give your Surplus in charity

They 'also' ask you 'O Prophet' what they should donate. Say, **Whatever you can spare. (2:219)**

عبداللہ ابن عباس کا ایک قول مروی ہے کہ یہ حکم زکوٰۃ کے حکم سے منسوخ ہو گیا۔

یہ **احلاقی ہدایت** ہے یا پھر یہ حکم **ابتدائے اسلام** میں دیا گیا جس پر فرضہ زکوٰۃ کے بعد عمل ضروری نہیں رہتا ہم **افضل** ضرور ہے۔ (فتح القدیر)۔

حضرت طاؤس کہتے ہیں ہر چیز میں تھوڑا تھوڑا اللہ کی راہ بھی دیتے رہا کرو۔

ربیع کہتے ہیں افضل اور بہتر مال اللہ کی راہ میں دو۔

سب اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ **حاجت سے زائد چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔** جو آسان اور سہولت سے ہو اور دل پر شاق (گراں) نہ گزرے۔

حضرت حسن فرماتے ہیں ایسا نہ کرو کہ سب دے ڈالو اور پھر خود سوال کے لئے بیٹھ جاؤ۔

حدیث: حضور ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا اپنے نفس سے شروع کر پہلے اسی پر صدقہ کر پھر تو اپنے بال بچوں پر پھر باقی بچے تو قرباء پر اور حاجت مندوں پر۔ (مسلم)

حدیث: سب سے افضل خیرات وہ ہے جو انسان اپنے خرچ کے مطابق باقی رکھ کر بچی ہوئی چیز کو اللہ کی راہ میں دے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے، پہلے انہیں دے جن کا خرچ تیرے ذمہ ہے۔ (الید العلیا خیر من الید السفلی، وابدأ بمن تعول)

حدیث: اے ابن آدم! جو تیرے پاس اپنی ضرورت سے زائد ہو اسے اللہ کی راہ میں دے ڈالنا ہی تیرے لئے بہتر ہے اس کا روک رکھنا تیرے لئے برا ہے ہاں اپنی ضرورت کے مطابق خرچ کرنے میں تجھ پر کوئی ملامت نہیں۔

اسلام نے یقیناً انفاق کی بڑی ترغیب دی ہے لیکن یہ اعتدال ملحوظ رکھا ہے کہ ایک تو اپنے زیر کفالت افسراد کی خبر گیری اور ان کی ضروریات کو مقدم رکھنے کا حکم دیا ہے دوسرے اس طرح خرچ کرنے سے بھی منع کیا ہے کہ کل کو تمہیں یا تمہارے خاندان کو دوسروں کے آگے دست سوال دراز کرنا پڑ جائے۔ ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ تمہارا اپنے بچوں کو مالدار چھوڑ کر جانا اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں غریب اور نادار چھوڑ کر جاؤ۔

یتیم کا مال اور ہماری ذمہ داری

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ۔ (البقرہ-220)

اور یتیموں کے متعلق آپ سے پوچھتے ہیں، کہہ دو ان کیلئے اصلاح / بھلائی کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ (البقرہ-220)

Taking Care of Orphans

And they ask you 'O Prophet' concerning orphans. Say, "Improving their condition is best. (2:220)

وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ۔ اللہ جانتا ہے کون فساد پھیلا رہا ہے اور کون اصلاح کر رہا ہے۔ (البقرہ-220)

And Allah knows who intends harm and who intends good. (2:220)

نکاح کیلئے رشتہ کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرو

عقیدہ کو پیش نظر رکھو تاکہ ملحد یا بے دین سے نکاح نہ کر بیٹھو۔

ولا تنكحو المشركات۔۔۔ البقرہ۔ 221

اس آیت میں اہل ایمان کو ایمان دار مردوں اور عورتوں سے نکاح کی تاکید کی گئی ہے اور دین کو نظر انداز کر کے محض حسن و جمال کی بنیاد پر نکاح کرنے کو نقصان دہ قرار دیا گیا جس طرح حدیث میں بھی نبی ﷺ نے فرمایا: **متنع المرأة لاربع، لما لها ولجما لها ولحسبها ولدینها۔** لوگ نکاح میں عموماً چار چیزوں کو مد نظر رکھتے ہیں، تم **دین داری** کو ترجیح دو۔ (بخاری، مسلم)

اسی طرح آپ ﷺ نے نیک عورت کو **دنیا کی سب سے بہتر متاع** قرار دیا ہے فرمایا: **خیر متاع الدنیا المرأة الصالحة (صحیح مسلم)**

اہل کتاب (یہودی یا عیسائی) عورتوں سے نکاح کی اجازت قرآن نے دی ہے۔ البتہ کسی مسلمان عورت کا نکاح کسی اہل کتاب مرد سے نہیں ہو سکتا۔ تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مصلحتاً اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کو ناپسند کیا۔ (ابن کثیر)

وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاَذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۔

اور اللہ اپنی مہربانی سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ اور اپنے حکم سے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ البقرہ۔ 221

بارہواں رکوع: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ۔۔۔ (البقرہ۔ 222)

اس رکوع میں خواتین کے مخصوص احکامات کا ذکر، توبہ اور طہارت کی اہمیت (ان اللہ يحب التوابين ويحب المتطهرين)، مطلقہ عورت کی عدت، قسموں کو ڈھال نہ بناؤ، فضول قسمیں کھانے کی مذمت، حقوق الزوجین (میاں بیوی کے حقوق)، حقوق کا پیمانہ، خواتین کے مساوی حقوق (ولهنّ مثل الذی علیہنّ بالمعروف۔۔) البتہ مردوں پر اضافی انتظامی اور مالی ذمہ داریاں۔

خواتین کے مخصوص احکامات

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ۔ البقرہ۔ 222

شان نزول: زمانہ جاہلیت میں لوگ حائضہ عورتوں کو نہ اپنے ساتھ کھلاتے تھے اور نہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ ان کو مخصوص ایام میں ایک لحاظ سے **اچھوت** سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح دوسرے مذاہب میں عورتوں کے مخصوص ایام میں ان کو نہ صرف ایک **قابل نفرت چیز** سمجھا جاتا تھا بلکہ ان سے ہر لحاظ سے **معاشرتی بائیکاٹ** کیا جاتا تھا۔

صحابہ کرام نے اس بارے میں حضور ﷺ سے سوال کیا جس کے جواب میں یہ آیت اتری۔ اسلام نے سوائے جماع کے حائضہ عورتوں سے تمام **معاشرتی تعلقات کو جائز** قرار دیا۔ البتہ عبادات کے حوالے سے عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ حیض کی حالت میں نماز، روزہ وغیرہ سے مستثنیٰ ہیں۔ پاکی حاصل کرنے کے بعد انھیں جب سہولت ہو چھوٹے ہوئے **روزوں کی قضا** کرنی ہوگی، البتہ چھوٹی ہوئی **نمازیں معاف** ہیں، ان کی قضا کی ضرورت نہیں۔ اس سے خواتین کو پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کمی نہیں ہے۔ وہ پڑھی گئی نمازوں پر اتنا اجر دے سکتا ہے جس سے چھوٹی ہوئی نمازوں کی تلافی ہو جائے۔ اس دوران خواتین اذکار، تسبیحات، توبہ واستغفار اور دعاؤں کا اہتمام کر سکتی ہیں۔ بعض فقہاء تلاوت قرآن کی بھی اجازت دیتے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: حضور ﷺ کے زمانے میں ہمیں (دوران حیض) صرف چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا، چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ مخصوص ایام میں چھوٹ جانے والی نمازوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ ان کی قضا میں عورتوں کے لیے **مشقت** ہے۔ اس لیے انھیں قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔ جب کہ اس دوران چھوٹ جانے والے روزوں کی تعداد کم ہوتی ہے، عورتیں آسانی سے ان کی قضا کر سکتی ہیں، اس لیے انھیں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کا حکم دیا گیا ہے۔ (فتح الباری بشرح صحیح البخاری)

عورت کے ساتھ نرمی اور رعایت

مخصوص ایام میں عبادات سے استثناء اسلام کی عادلانہ **تعلیمات** کی عکاسی کرتا ہے۔ عورت اپنے مخصوص ایام میں ہارمونی کی تبدیلی کی وجہ سے **طبیعت کے اتار چڑھاؤ اور موڈ سونگ** کے زیر اثر رہتی ہے۔ اس مخصوص جذباتی حالت کی وجہ سے اللہ نے اسے اپنی تمام **عبادات سے رخصت** عطا فرما کر ایک لحاظ سے **رعایت** عطا فرمادی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی تعلیمات **رحمدلی اور ہمدردی پر مبنی** ہیں۔ لہذا خاوند، اہل خانہ اور متعلقہ افراد کو بھی چاہئے کہ وہ بھی ان دنوں میں عورت کے ساتھ روزمرہ کے باقی امور میں **نرمی اور رعایت** کا معاملہ کریں۔

مصنوعی طریقے سے ایام حیض کو روکنا یا موخر کرنا

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو حیض اور نفاس (پیدائش کے بعد آنے والا خون) کی صورت میں بعض **رخصتیں** دی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ رمضان المبارک کے ایام ہوں یا حج و عمرہ کا موقع، حیض کو روکنے اور آگے بڑھانے والی دواؤں کا سہارا لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو فطرت پر پیدا کیا ہے۔ فطرت میں دخل اندازی اور چھیڑ چھاڑ بسا اوقات فساد کا باعث بنتی ہے۔ خواتین میں حیض ایک فطری مظہر ہے۔ اسے مصنوعی تدابیر سے روکنے میں نقصان کا قوی اندیشہ رہتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی عورت رمضان میں یا حج و عمرہ کے موقع پر دواؤں کے ذریعے حیض کو روک لے تو کیا اس کا یہ عمل درست ہے؟ اور کیا اس کی عبادت بارگاہِ الہی میں قبول ہوگی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت حیض روکنے کے لیے دوا کا استعمال کرتی ہے۔ کیا اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مصنف عبدالرزاق)

خلاصہ یہ کہ عام حالات میں حیض کے معمول کو دواؤں کے ذریعے ڈسٹرب کرنے کی کوششیں نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ اگر کبھی شدید ضرورت محسوس ہو تو کسی ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کے بعد ایسی دوا لی جاسکتی ہے جس سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو۔

حدیث میں ہے کہ حجۃ الوداع کے سفر میں ام المومنین حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ اس موقع پر انھیں حیض جاری ہو گیا۔ وہ رونے لگیں کہ اس کی وجہ سے ان کے مناسک چھوٹ جائیں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے انھیں تسلی دی کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: فاقضی ما یقضى الحاج، غیر أن لا تطوف بالبيت۔ وہ سب کام کرو جو حاجی کرتا ہے، صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔ (بخاری)

عورت کیلئے مخصوص ایام میں حج، عمرہ کا طریقہ

مخصوص ایام میں عورت کیلئے حج یا عمرہ کا احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر عورت نے حالتِ حیض میں حج یا عمرہ کا احرام باندھا یا احرام باندھنے کے بعد مخصوص ایام شروع ہو گئے تو اس صورت میں عورت کے لیے تمام افعال کرنا جائز ہیں صرف **طواف** کرنا اور نماز پڑھنا منع ہے۔ اس لیے احرام کی نیت کرتے وقت جو دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے وہ نہ پڑھے، بلکہ غسل یا وضو کر کے قبلہ رخ بیٹھ کر احرام کی نیت کر کے **تلبیہ** پڑھے، اب اگر اس عورت نے صرف حج کا احرام باندھا ہے تو چوں کہ حالتِ حیض میں مسجد میں داخل ہونا اور بیت اللہ کا طواف کرنا جائز نہیں؛ اس لیے مکہ مکرمہ پہنچ کر **طوافِ قدوم نہ کرے**، اگر منیٰ جانے سے پہلے طہارت حاصل ہو جائے تو غسل کر کے طوافِ قدوم کر لے، اور اگر منیٰ جانے سے پہلے طہارت نہیں ہوئی تو طوافِ قدوم چھوڑ دے اور منیٰ چلی جائے، طوافِ قدوم چھوڑنے کی وجہ سے **کوئی کفارہ یا دم لازم نہیں** ہوگا؛ کیوں کہ طوافِ قدوم

فرض یا واجب نہیں، بلکہ سنت ہے، البتہ دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے جس کو طواف زیارت کہتے ہیں، یہ طواف فرض ہے، لہذا اگر عورت اس دوران حیض میں ہو تو پاک ہونے تک طواف زیارت میں تاخیر کرے، پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف کرے اور چوں کہ یہ تاخیر عذر کے سبب سے ہوئی اس لیے اس تاخیر کی وجہ سے کوئی کفارہ یا دم واجب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر پاک ہونے تک وہاں رہنے کی اجازت نہیں ملتی ہے یا محرم واپس آ رہا ہے تو اسی حالت میں طواف زیارت کر لے اور حدود حرم میں ایک بدنہ (اونٹ یا گائے) قربان کرے۔ جس کی آسان صورت یہ ہے کہ مکہ میں بنک میں رقم جمع کروادی جاتی ہے اور وہ بنک جانور کی قربانی کرو دیتا ہے۔ مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کے وقت جو طواف کیا جاتا ہے وہ طواف وداع کہلاتا ہے، یہ طواف واجب ہے، لیکن اگر مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت عورت حالت حیض میں ہو تو اس طواف کو چھوڑ دے، حیض کی وجہ سے طواف وداع چھوڑنے سے کوئی کفارہ، دم یا قضا لازم نہیں ہوگی۔

اگر عورت نے حالت حیض میں عمرہ کا احرام باندھا یا احرام باندھنے کے بعد مخصوص ایام شروع ہو گئے تو مکہ مکرمہ جانے کے بعد پاک ہونے کا انتظار کرے اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے عمرہ کر لے، لیکن اگر واپسی سے پہلے پہلے حیض سے پاک ہو کر عمرہ کرنے کی کوئی صورت نہ ہو، یعنی ویزا بڑھانے کی یا محرم کے ساتھ رہنے کی کوئی صورت نہیں تو مجبوراً حالت حیض ہی میں عمرہ کر لے اور حرم کی حدود میں ایک دم (بھیڑ یا بکری کی قربانی) دے دے۔

توبہ اور پاکیزگی

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ النَّوَابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ - (البقرہ۔ 222)

اللہ توبہ کرنے والوں کو اور صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

Allah Loves Repentance and Purification

Surely Allah loves those who always turn to Him in **repentance** and those who **purify** themselves. (2:222)

اللہ کے نام کو جھوٹی قسموں کیلئے استعمال نہ کرو

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔

اللہ کے نام کو قسمیں کھانے کے لیے استعمال نہ کرو تا کہ تم نیکو کار، پرہیزگار بن سکو۔ اور لوگوں میں صلح کرا سکو اور اللہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ البقرہ-224

Take Care of your Oaths

Do not use Allah's Name in your oaths as an excuse for not doing good, not guarding against evil, or not making peace between people. And Allah is All-Hearing, All-Knowing. (2:224)

حضور ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ سے فرمایا اے عبدالرحمن سرداری، امارت کو طلب نہ کرا کر بغیر مانگے دی جائے گا تو اللہ کی جانب سے تیری مدد کی جائے گی اور اگر تو نے خود مانگ کر لی ہے تو تجھے اس کی طرف سونپ دیا جائے گا۔ تو اگر کوئی قسم کھالے اور اس کے خلاف بھلائی دیکھ لے تو اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور اس نیک کام کو کر لے۔ (بخاری و مسلم)

قسموں کو مذاق نہ بناؤ

فضول قسمیں نہ اٹھاؤ

فیصلی کے معاملات

نکاح اور طلاق کے احکامات

حقوق الزوہد و حسین۔ میاں بیوی کے باہمی حقوق

حقوق و واجبات کا پیمانہ یکساں ہے

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ، وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ۔ (البقرہ-228)

عورتوں کے لیے بھی معروف طریقہ پر ویسے ہی حقوق ہیں، جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے۔

البقرہ-228

Equality in Rights

Women have rights similar to those of men equitably, although men have a degree 'of responsibility' above them. And Allah is Almighty, All-Wise. (2:228)

عورت کا مقام: اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد

اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں تمام دنیا کی اقوام میں عورت کی حیثیت گھریلو استعمال کی اشیاء سے زیادہ نہ تھی، چوپاؤں کی طرح اس کی خرید و فروخت ہوتی تھی اس کو اپنی شادی بیاہ میں کسی قسم کا کوئی اختیار نہ تھا، اولیاء جس کے حوالے کر دیتے وہاں جانا پڑتا تھا، عورت کو اپنے رشتہ داروں کی میراث میں کوئی حصہ نہ ملتا تھا بلکہ وہ خود گھریلو اشیاء کی طرح مال وراثت سمجھی جاتی تھی، وہ مردوں کی ملکیت تصور کی جاتی تھی اس کی ملکیت کسی چیز پر نہ تھی اور جو چیزیں عورت کی ملکیت کہلاتی تھیں ان میں اس کو مرد کی اجازت کے بغیر کسی قسم کے تصرف کا کوئی اختیار نہ تھا ہاں اس کے شوہر کو ہر قسم کا اختیار تھا کہ اس کے مال کو جہاں چاہے اور جس طرح چاہے خرچ کر ڈالے اس کو پوچھنے کو بھی کوئی حق نہ تھا بعض لوگ اس حد کو پہنچے ہوئے تھے کہ عورت کے انسان ہونے کو بھی تسلیم نہ کرتے تھے۔

عورت کے لئے دین و مذہب میں بھی کوئی حصہ نہ تھا اس کو عبادت کے قابل ہی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ عام طور پر باپ کے لئے لڑکی کا قتل بلکہ زندہ درگور کر دینا جائز سمجھا جاتا تھا بلکہ یہ عمل باپ کے لئے عزت کی نشانی اور شرافت کا معیار تصور کیا جاتا تھا بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ عورت کو کوئی بھی قتل کر دے نہ تو اس پر قصاص واجب ہے نہ خون بہا، اور اگر شوہر مر جائے تو بیوی کو بھی اس کی لاش کے ساتھ جلا کر سستی کر دیا جاتا تھا۔

الغرض پوری دنیا اور اس میں بسنے والے تمام اقوام و مذاہب نے عورت کے ساتھ یہ برتاؤ کیا ہوا تھا کہ جس کو سن کر بدن کے روکنگے کھڑے ہو جاتے ہیں اس بیچاری مخلوق کے لئے نہ کہیں عقل و دانش سے کام لیا جاتا تھا نہ عدل و انصاف سے۔

قربان جائیے رحمۃ اللعالمین ﷺ اور آپ کے لئے ہوئے دین حق پر جس نے دنیا کی آنکھیں کھولیں۔ انسان کو انسان کی قدر کرنا سکھایا، عدل و انصاف کا قانون جاری کیا۔ عورتوں کے حقوق مردوں پر ایسے ہی لازم کئے جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں (ولھنّ منھنّ الذی علیھنّ بالمعروف) ، اس کو آزاد و خود مختار بنایا، وہ اپنی جان و مال کی ایسی ہی مالک قرار دی گئی، وہ اپنی کمائی کی مکمل حقدار ہے جیسے مرد، کوئی شخص خواہ باپ دادا ہی ہو بالغ عورت کو کسی شخص کے ساتھ نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا اور اگر بلا اس کی اجازت کے نکاح کر دیا جائے تو وہ اس کی اجازت پر موقوف رہتا ہے اگر نا منظور کر دے تو باطل ہو جاتا ہے۔ اس کے اموال میں کسی مرد کو بغیر اس کی رضا و اجازت کے کسی تصرف کا کوئی حق نہیں، شوہر کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد وہ با اختیار ہے، کوئی اس پر جبر نہیں کر سکتا، تمام مالی ذمہ داریاں مرد پر ڈال دی گئیں اس کے باوجود میراث میں اس کا حصہ مقرر ہے، اس پر خرچ کرنے اور اس کے راضی رکھنے کو دین اسلام نے ایک عبادت قرار دیا، شوہر اس کے حقوق واجبہ ادا نہ کرے تو وہ اسلامی عدالت کے ذریعہ اس کو اداء حقوق پر ورنہ طلاق پر مجبور کر سکتی ہے، شوہر کی طرف سے حقوق کی عدم ادائیگی پر اسے **فسخ نکاح** اور **خلع کا حق** دیا گیا۔

اگرچہ دنیا میں مرد کو کچھ اضافی انتظامی ذمہ داریاں دی گئیں لیکن یہ بات واضح کر دی گئی کہ مرد و عورت کا اجر و ثواب برابر ہے۔ مرد اور عورت میں اخروی لحاظ سے کوئی فرق نہیں: **مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ (16:97)** یعنی جو مرد و عورت نیک عمل کرے اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اس کو پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔

اسی طرح آیت: **وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلِيهِنَّ۔** (یعنی عورتوں کے بھی وہی حقوق ہیں جو مردوں کے حقوق ہیں)۔ اس آیت میں **عورتوں کے حقوق کا ذکر مردوں کے حقوق سے پہلے کیا گیا**، جس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مرد تو اپنی قوت اور طاقت کی بناء پر عورت سے اپنے حقوق وصول کر ہی لیتا ہے فکر عورتوں کے حقوق کی ہونی چاہئے کہ وہ عادتاً اپنے حقوق زبردستی وصول نہیں کر سکتیں۔

تیسرا ہواں رکوع: **الطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ فَاِمْسَاكٌ ۙ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٌ ۙ بِاِحْسَانٍ۔۔۔ (البقرہ۔ 229)**

اس رکوع میں طلاق اور خلع کے مسائل اور احکام، خانگی مسائل کے دوران اخلاقی رویے، طلاق میں احسان اور بھلائی والا رویہ اختیار کرنے کی تاکید، بیوی کو اذیت یا تنگ کرنے کیلئے روکے رکھنے کی ممانعت، عورت سے ہر حال میں حسن سلوک کی تاکید، یہ اللہ کی حدود ہیں ان کی ہر حال میں پابندی کرو، حق مہر کے احکامات، دو طلاق کے بعد بھی میاں، بیوی کے درمیان دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ دوسرے شوہر سے طلاق یا بیوہ ہو جانے کے بعد پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ اللہ کی آیات کو مذاق نہ بناؤ۔ اللہ کے احسانات کو یاد کرو، تقویٰ اور خوف خدا کی روش اختیار کرو۔ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے۔

طلاق کی تعداد، ان کے درمیان وقفہ اور اس کے پس منظر میں حکمتیں

الطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ فَاِمْسَاكٌ ۙ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٌ ۙ بِاِحْسَانٍ۔

طلاق دو دفعہ تک ہی ہے۔ یا تو بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے سلوک کے ساتھ علیحدگی اختیار کرنا ہے۔ البقرہ۔ 229

Wisdom behind procedure of Divorce

Divorce may be retracted twice, then the husband must retain 'his spouse' with **honour** or separate 'from her' with **grace**. (2:229)

یعنی وہ طلاق جس میں خاوند کو عدت کے اندر رجوع کا حق حاصل ہے وہ دومرتبہ ہے پہلی مرتبہ طلاق کے بعد بھی اور دوسری مرتبہ طلاق کے بعد بھی رجوع ہو سکتا ہے تیسری مرتبہ طلاق دینے کے بعد رجوع کی اجازت نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں خاوند کا حق طلاق و رجوع غیر محدود تھا جس سے عورتوں کی حق تلفی کا راستہ کھل جاتا لہذا اسلام نے اس کی **حد بندی** فرمادی۔ طلاق کی تعداد بھی مقرر فرمادی اور عورت کو **خلع** اور **فسخ نکاح** کا حق بھی دے دیا۔

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔

یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں، ان سے تجاوز نہ کرو، اور جو لوگ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدوں سے آگے بڑھتے ہیں وہی لوگ ظالم ہیں۔ (البقرہ۔ 229)

These are the limits set by Allah, so do not transgress them. And whoever transgresses the limits of Allah, they are the 'true' wrongdoers. (2:229)

احکام طلاق کے بعد رجعت یا انقطاع نکاح دونوں کے لئے خاص ہدایات

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۗ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۗ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۗ وَادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ لِيُعْظِمَكُمْ بِهِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۗ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

اور جب تم عورتوں کو (دو دفعہ) طلاق دے چکو اور وہ عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں یا تو حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا اچھے طریقے سے رخصت کر دو اور اس نیت سے ان کو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو۔ اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور اللہ کے احکام کو مذاق نہ بناؤ اور خدا نے تم کو جو نعمتیں بخشی ہیں اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ (البقرہ۔ 231)

Respect your women in any circumstances

When you divorce women and they have 'almost' reached the end of their waiting period, either **retain them honourably or let them go honourably**. But do not retain them 'only' to harm them 'or' to take

اس رکوع میں طلاق، رضاعت کے احکامات، مدت رضاعت، عدت وفات، عدت کے پس منظر میں حکمت اور مصلحت، عدت کے بعد عورت اپنے مستقبل کے معاملات میں بااختیار ہے۔

رضاعت اور کفالت کے احکامات

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ --- (البقرہ-233)

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں۔۔۔

Breastfeeding and Child Care

Mothers will breastfeed their offspring for two whole years...
(2:233)

عدت کے مسائل

عدت کے احکامات اور حکمتیں

مطلقہ کی عدت تین مہینے

وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرْنَ بِبُصْنٍ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ --- (البقرہ-228)

Waiting period for Divorced Women

Divorced women must wait three monthly cycles 'before they can re-marry'. (2:228)

بیوہ کی عدت: چار مہینے دس دن

وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ؕ

تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں ان کے پیچھے اگر ان کی بیویاں زندہ ہوں، تو وہ اپنے آپ کو چار مہینے، دس دن (عقد ثانی سے) روکے رکھیں۔

البقرہ-234

Waiting period for widows

As for those of you who die and leave widows behind, let them observe a waiting period of four months and ten days. (2:234)

عدت کے بعد عورت اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں بااختیار ہے:

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ-

پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے، تو انہیں اختیار ہے، اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے جو چاہیں، کریں تم پر اس کی کوئی ذمہ داری

نہیں۔ اللہ تم سب کے اعمال سے باخبر ہے۔ البقرہ-234

Women have a free choice to re-marry after waiting period

When they have reached the end of this period, then you are not accountable for what they decide for themselves in a reasonable manner. And Allah is All-Aware of what you do. (2:234)

عدت وفات ہر عورت کے لئے ہے چاہے گھر میں رہے یا گھر کے باہر، جو ان ہو یا بوڑھی۔ البتہ اس سے حاملہ عورت مستثنیٰ ہے کیونکہ اسکی مدت

عدت وضع حمل ہے۔ اس عدت وفات میں عورت کو زیب و زینت کی اور مرحوم شوہر کے گھر کو چھوڑ کر کسی اور جگہ رہنے کی اجازت نہیں ہے۔

عدت گزرنے کے بعد بیوہ یا مطلقہ کسی اور جگہ نکاح کریں تو اس میں کوئی حرج یا قباحت نہیں۔ اس آیت (البقرہ: 234) سے یہ بھی معلوم ہوتا کہ بیوہ

یا مطلقہ کے عقد ثانی کو برا نہیں سمجھنا چاہئے نہ اس میں رکاوٹ ڈالنی چاہئے جیسا کہ بد قسمتی سے ہمارے معاشرتی ماحول میں اس کو مذموم سمجھا جاتا

ہے۔

پندرہواں رکوع: لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ... (البقرہ-236)

اس رکوع میں طلاق، علیحدگی اور حق مہر کے مزید احکامات کا تذکرہ، نمازوں کی پابندی اور حفاظت کی تاکید بالخصوص صلوٰۃ الوسطیٰ کی اہمیت، نماز میں اعتدال اور قنوت کا حکم (قوموں کی حالتیں)، مخصوص حالات مثلاً بدامنی اور خطرہ کی صورت میں پیدل یا سواری پر نماز کی اجازت۔

نماز کی پابندی اور حفاظت

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔ (البقرہ-238)

سب نمازوں کی حفاظت کیا کرو اور (خاص کر) درمیانی نماز کی اور اللہ کے سامنے ادب اور خشوع سے کھڑے رہا کرو۔ البقرہ-238

Safeguard your Prayers

Observe the 'five obligatory' prayers—especially the middle prayer¹—and stand in true devotion to Allah. (2:238)

نماز کی پابندی: بہترین عمل

رسول اللہ ﷺ سے حضرت عبداللہ بن مسعود سوال کرتے ہیں کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو وقت پر پڑھنا۔۔۔ (بخاری، مسلم)

سولہواں رکوع: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ۔۔۔ (البقرہ-243)

اس رکوع میں بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی حکایت، موت یا وباء کے ڈر سے بھاگنے کا واقعہ، دوسری آیت میں اللہ کے فضل و کرم کا خصوصی تذکرہ ہے (اِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلٰی النَّاسِ)، انسانوں کا ناشکر اپن، اللہ کی راہ میں ہر طرح کی قربانی، اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اللہ کو قرض حسنہ دو (مَنْ ذَالَّذِيْ يَقْرُضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا۔۔۔)، طاقت اور اقتدار کی کشمکش، طالوت اور جالوت کا قصہ، کچھ تاریخی کردار اور ان سے حاصل ہونے والا سبق۔

اللہ بڑے فضل و کرم والے ہیں

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ

بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ البقرہ-243

Allah is Kind and full of mercy

Surely Allah is ever Bountiful to humanity, but most people are ungrateful. (2:243)

اللہ کو قرضِ حسنہ دو

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضْعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۗ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ ۗ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔
(البقرہ-245)

کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے پھر وہ اس کے لئے اسے کئی گنا بڑھا دے گا؟ تنگی اور کشادگی دونوں اللہ کے اختیار میں ہے اور اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔ البقرہ-245

Give Allah a good loan

Who will lend to Allah a good loan which Allah will multiply many times over? It is Allah 'alone' who decreases and increases 'wealth'. And to Him you will 'all' be returned. (2:245)

اللہ کو قرضِ حسنہ دینے سے کیا مراد ہے؟

قرضِ حسن کا لفظی ترجمہ اچھا قرض ہے اور اس سے مراد ایسا قرض ہے، جو خالص نیکی کے جذبے سے بغیر سود کے، ہمدردی کے ساتھ کسی کو دیا جائے۔ اس طرح جو مال راہِ خدا میں خرچ کیا جائے، اسے اللہ تعالیٰ اپنے ذمے قرضِ مترا دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ میں نہ صرف اصل ادا کروں گا، بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ دوں گا۔ قرضِ حسنہ سے مراد اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا یعنی مالی متربانی دینا۔
اللہ تعالیٰ کو قرض دینے کا یہ بھی مطلب بیان کیا گیا ہے کہ اس کے بندوں کو قرض دیا جائے اور ان کی مالی حاجت پوری کی جائے۔

انسان کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک اہم اور ضروری چیز مال ہے۔ جس کے پاس ضروریات زندگی کی تکمیل کے لیے مال نہ ہو اسے قرض کی ضرورت پڑتی۔ ایسے ہی ضرورت مند اور حاجت مندوں کا خیال رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ، صدقہ اور قرض جیسی چیزوں کو مشروع کیا اور زکوٰۃ و صدقہ کی طرح قرض کو بھی باعث ثواب قرار دیا۔

حدیث میں قرض دینے کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے۔ کسی مالی پریشانی کے شکار آدمی کو قرض حسنہ دینا بہت بڑی نیکی ہے۔

حدیث: ما من مسلم یقرض مسلماً قرضاً مرۃ الا کان کصدقة مرۃ۔

جو مسلمان دوسرے مسلمان کو قرض دے دیتا ہے یہ قرض دینا اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس مال کے دو دفعہ صدقہ کرنے کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی تکالیف کو دور کرے گا۔

قرض دینے والوں کو اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مقروض اگر حقیقت میں قرض کی ادائیگی پر قادر نہیں ہے تو اسے کچھ دنوں تک مہلت دیں۔ اس لیے کہ اللہ کا ارشاد ہے: **وَإِنْ كَانَ دُوْ عُسْرَةً فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ**۔ تمہارا قرض داریتنگ دست ہو، تو ہاتھ کھلنے تک اُسے مہلت دو۔ (البقرہ: 280)

دوسرے پارے کا آخری رکوع: **فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ**۔۔۔ (البقرہ۔ 249)

اس رکوع میں دو کردار (بہادری اور بزدلی) کا تذکرہ، تاریخی واقعات اور ان سے سبق، پانی اور پیاس کی آزمائش، قیادت کے اوصاف (علم، صلاحیت، استقامت اور شجاعت نہ کہ حسب و نسب اور مال و دولت)، فتح عددی اکثریت سے مشروط نہیں (کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله)، کامیابی کا نسخہ اللہ پر بھروسہ اور توکل، رجوع الی اللہ، صبر و استقامت، صبر و استقامت کی دعا (ربنا افرغ علينا صبراً وثبت اقدارنا۔)، حضرت طالوت کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ علم، اختیار اور طاقت کی نعمت کا تذکرہ، افراد اور قوموں کے عروج و زوال کے پیچھے حکمتیں۔

طالوت اور حبالوت کا قصہ

قیادت کے اوصاف (علم، صلاحیت، استقامت اور شجاعت نہ کہ حسب و نسب اور مال و دولت)

فتحِ عسدری قوت سے مشروط نہیں

كَمْ مِّنْ فِتْنَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِتْنَةٌ كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ-

بارہا بڑی جماعت پر چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے غالب ہوئی ہے، اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ البقرہ-249

اللہ کی تائید کے لئے صبر و استقامت کا اہتمام ضروری ہے۔

صبر و استقامت کی دعا:

رَبَّنَا أفرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَأَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔ البقرہ-252

معرکہ آرائی کے وقت اہل ایمان نے بارگاہِ الہی میں صبر و استقامت اور فتح و کامیابی کی دعا مانگی۔ گویا مادی اسباب کے ساتھ ساتھ اہل ایمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نصرتِ الہی کے لئے دعا بھی کرتے رہیں، جیسے جنگِ بدر میں نبی اکرم ﷺ نے نہایت آہ و زاری سے کامیابی اور نصرت کی دعائیں مانگیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا اور ایک نہایت قلیل تعداد کو غلبہ عطا فرمایا۔

افراد اور قوموں کے عروج و زوال کے پیچھے حکمتیں

اللہ تعالیٰ نے زمین کا انتظام برقرار رکھنے کے لیے یہ ضابطہ بنا رکھا ہے کہ وہ انسانوں کے مختلف گروہوں کو ایک حد خاص تک تو زمین میں غلبہ و طاقت حاصل کرنے دیتا ہے، مگر جب کوئی گروہ حد سے بڑھنے لگتا ہے، تو کسی دوسرے گروہ کے ذریعے سے وہ اس کا زور توڑ دیتا ہے (ہر فرعون را موسیٰ)۔ اگر کہیں ایسا ہوتا کہ ایک قوم اور ایک ہی پارٹی کا اقتدار زمین میں ہمیشہ قائم رکھا جاتا اور اس کی فرعونیت لازوال ہوتی، تو یقیناً دنیا میں بہت بڑا فساد برپا ہو جاتا۔

وَلَوْلَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ۔۔۔ (البقرہ-251)

اللہ تعالیٰ پوری کائنات پر مہربان ہیں

اللہ تعالیٰ تمام مخلوق پر فضل و کرم کرتا ہے

وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ - (البقرہ-251)

لیکن اللہ جہاں والوں پر بہت مہربان ہے۔ (البقرہ-251)

Allah is kind on Universe/Creation

But Allah is Gracious to all. (2:251)

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء، اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:

Mobile: +44 785 3099 327

Email: info@hafizsajjad.com

www.hafizsajjad.com